Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly
BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 04

شرح چندہ
سالانہ 500 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45 پاؤنڈ یا 70 ڈالر
امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50 یورو

11 ربیع الاوّل 1434 ہجری قمری 24 صلح 1392 ہش 24 جنوری 2013ء

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا:

’’میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس وقت سے خاتم النبیین لکھا گیا ہوں جبکہ ابھی آدم کو گارے اور پانی سے ٹھوس شکل دی جارہی تھی یعنی اس کی ساخت کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔‘‘

(مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۱۲۷، کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۲)

اللہ یقیناً اس نبی پر اپنی رحمت نازل کرتا ہے اور اس کے فرشتے بھی یقیناً اس کے لئے دُعائیں کر رہے ہیں۔
پس اے مومنو! تم بھی اس نبی پر درود بھیجتے اور ان کے لئے دُعائیں کرتے رہا کرو اور ان کیلئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔

ارشاد باری تعالیٰ

...ھُوَالَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡھُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡھِمۡ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیۡھِمۡ وَیُعَلِّمُھُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ ٭ وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ○ وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ ؕ وَھُوَالۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ○ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ○ (سورۃ الجمعہ آیت ۳-۵)

ترجمہ: وہی خدا ہے جس نے ایک انپڑھ قوم کی طرف انہی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جو ان کو خدا کے احکام سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ گو وہ اس سے پہلے بڑی بھول میں تھے۔ اور ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی (وہ بھیجے گا) جو ابھی تک ان سے ملی نہیں۔ اور وہ غالب اور حکمت والا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

...قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ○ (سورۃ آل عمران آیت: ۳۲)

ترجمہ: (اے پاک رسولؐ!) تو کہہ دے (اے لوگو!) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اس صورت میں وہ (بھی) تم سے محبت کرے گا اور تمہارے قصور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

......اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ○ (سورۃ الاحزاب آیت: ۵۷)

ترجمہ: اللہ یقیناً اس نبی پر اپنی رحمت نازل کرتا ہے اور اس کے فرشتے بھی یقیناً اس کے لئے دُعائیں کر رہے ہیں۔ پس اے مومنو! تم بھی اس نبی پر درود بھیجتے اور ان کے لئے دُعائیں کرتے رہا کرو اور (خوب جوش وخروش سے) ان کیلئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔

☆...... لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنۡ کَانَ یَرۡجُوا اللّٰہَ وَالۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیۡرًا ○ (سورۃ الاحزاب آیت: ۲۲)

ترجمہ: تمہارے لئے (یعنی ان لوگوں کیلئے) جو اللہ اور اخروی دن سے ملنے کی امید رکھتے ہیں اور اللہ کا بہت ذکر کرتے ہیں اللہ کے رسول میں ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

...عَنۡ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اُعۡطِیۡتُ خَمۡسًا لَمۡ یُعۡطَھُنَّ اَحَدٌ قَبۡلِیۡ نُصِرۡتُ بِالرُّعۡبِ مَسِیۡرَۃَ شَھۡرٍ وَجُعِلَتۡ لِیَ الۡاَرۡضُ مَسۡجِدًا وَّطُھُوۡرًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِنۡ اُمَّتِیۡ اَدۡرَکَتۡہُ الصَّلٰوۃُ فَلۡیُصَلِّ وَاُحِلَّتۡ لِیَ الۡغَنَائِمُ وَلَمۡ تَحِلَّ لِاَحَدٍ مِنۡ قَبۡلِیۡ وَاُعۡطِیۡتُ الشَّفَاعَۃَ وَکَانَ النَّبِیُّ یُبۡعَثُ اِلٰی قَوۡمِہٖ خَاصَّۃً وَبُعِثۡتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّۃً۔

(متفق علیہ)

ترجمہ: ’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ خصوصیات ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئیں۔ ایک ماہ کی مسافت سے رعب کے ساتھ مدد کیا گیا ہوں میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاکیزہ بنادی گئی ہے، میری امت میں سے جس پر نماز کا وقت آجائے وہ نماز پڑھ لے۔ میرے لئے غنائم حلال کردی گئیں۔ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوئیں مجھے شفاعت کا حق ملا ہے اور پہلے نبی کسی خاص ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور میں سب لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں‘‘۔

...عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَبۡعَثُ لِھٰذِہِ الۡاُمَّۃِ عَلٰی رَأۡسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنۡ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیۡنَھَا۔

(ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۱۲ ومشکوٰۃ مطبع نظامی دہلی صفحہ ۱۴ کتاب العلم ومطبع مجتبائی صفحہ ۳۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امّت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث فرمایا کرے گا جو آ کر دین کی تجدید کریگا۔

...قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیۡ نَفۡسِیۡ بِیَدِہٖ لَیُوۡشِکَنَّ اَنۡ یَنۡزِلَ فِیۡکُمۡ ابن مَرۡیَمَ حَکَمًا عَدۡلًا فَیَکۡسِرُ الصَّلِیۡبَ وَیَقۡتُلُ الۡخِنۡزِیۡرَ وَیَضَعُ الۡجِزۡیَۃَ وَیُفِیۡضُ الۡمَالَ حَتّٰی لَا یُقۡبِلَہٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوۡنُ السَّجۡدَۃُ الۡوَاحِدَۃُ خَیۡرٌ مِنَ الدُّنۡیَا وَمَا فِیۡھَا۔

(صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قریب ہے کہ ابن مریم تم میں نازل ہوں عدل اور حَکَم ہو کر۔ وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کریں گے۔ اور مال اس بہتات سے ہوگا کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔ ان کے زمانہ میں ایک سجدہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہوگا۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

☆ ’’ہمارا صرف ایک ہی رسول ہے اور ایک ہی قرآن شریف اس رسول پر نازل ہوا ہے جس کی تابعداری سے ہم خدا کو پا سکتے ہیں۔ آج کل فقراء کے نکالے ہوئے طریقے اور گدّی نشینوں اور سجادہ نشینوں کی دعائیں اور دُرود اور وظائف یہ سب انسان کو صراطِ مستقیم سے بھٹکانے کا آلہ ہیں۔ سو تم ان سے پرہیز کرو۔ ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کی مہر کو توڑنا چاہا۔ گویا اپنی الگ شریعت بنالی۔ تم یاد رکھو کہ قرآن شریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی پیروی اور نماز و روزہ وغیرہ جو مسنون طریقے ہیں ان کے سوا خدا کے فضل اور برکات کے دروازہ کو کھولنے کی کوئی اور کنجی ہے ہی نہیں۔ بھولا ہوا ہے وہ جو ان راہوں کو چھوڑ کوئی نئی راہ نکالتا ہے۔ ناکام مرے گا وہ جو اللہ اور اس کے رسول کے فرمودہ کا تابعدار نہیں اور اَور راہوں سے اسے تلاش کرتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 79)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایمان افروز رویا وکشوف کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11 جنوری 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج بھی میں اس پاک گروہ کے چند افراد کی خوابوں اور کشوف کا ذکر کروں گا جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ پایا اور آخرین میں شامل ہوئے اور پہلوں سے ملائے گئے۔ یہ رویا اور کشوف جہاں اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آنحضرت ﷺ سے محبت کا اظہار ہے۔ وہاں حضرت مسیح موعود کی صداقت کا بھی نشان ہیں۔

حضور انور نے فرمایا پہلی روایت ڈاکٹر عبد المجید خان صاحبؓ کی ہے۔ آپ نے حضور کے وصال کے چند سال کے بعد حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت رسول کریم ﷺ اور حضرت عمر کو اپنے مکان بمقام مکران بلوچستان میں خواب میں دیکھا۔ آپ سب نہایت خوش وخرم ہیں۔ آپ نے خواب میں حضور سے عرض کی یہ کون ہیں؟۔ حضور نے فرمایا یہ حضرت عمرؓ ہیں۔ دوبارہ دریافت فرمایا کہ یہ کون ہیں حضور نے فرمایا کہ آپ رسول کریم ﷺ ہیں۔ ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں میں نے خواب میں اپنا سر نیچے کر کے دیکھا تو مجھے حضرت مسیح موعودؑ کی شبیہ مبارک میں آنحضرت ﷺ کا دیدار ہوا۔ اور یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آنحضرت ﷺ کے کامل ظل کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔

حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحبؓ۔ حضرت بابو میراں بخش صاحبؓ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ ۳۱۳ صحابہؓ میں شامل تھے۔ ایک بار آپ بیمار ہوئے آپ کو قادیان لایا گیا۔ حضرت صاحب کی خدمت میں ایک ماہ علاج ہوا۔ میں بھی ساتھ تھا۔ تین دن بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ہیبت ناک انسان تلوار ہاتھ میں لیکر ڈراتا ہے کہ جلد بیعت کرلو۔ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحبؓ عرض کرتے ہیں کہ میں نے اگلے دن ہی بیعت کر لی۔

حضرت میاں سونے خان صاحبؓ فرماتے ہیں میرے گھر میں ایک بھینس تھی اس نے بچہ دیا۔ ہمارے گاؤں میں یہ رسم تھی کہ پہلے روز کی کھیر پکا کر فتح علی شاہ کی خانقاہ پر چڑھاتے تھے۔ میری بیوی نے کھیر پکائی اور والد صاحب اور چچا صاحب کو دعوت دی۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نہ کھائیں گے تم کافر ہوگئے ہو۔ اس روز ہمارے گاؤں ایک حکیم آیا ہوا تھا۔ وہ ہمارے چچا کا دوست تھا وہ مجھ سے ملنے آیا۔ میں نے کھیر برتن میں رکھ کر پیش کی۔ چنانچہ انہوں نے ختم دے کر کھالی۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا تمہارے پیر نے بیعت کے بعد تمہیں کیا سکھایا ہے۔ میں نے عرض کی حضرت صاحب فرماتے ہیں پانچ وقت نماز پڑھو درود شریف بکثرت پڑھو اور مجھے سچا مہدی مانو۔ اس نے کہا کہ کون سا درود شریف پڑھنے کا حکم ہے اور کن آیات قرآنی کے ورد سے زیارت نبی ﷺ ہوسکتی ہے۔؟ میں نے ان کی یہ بات سن کر حضرت صاحب کی خدمت میں خط لکھا کہ میرا تعلق چشتی فرقہ سے تھا جو لا الہ الا اللہ سلطان الا ذکار کرتا تھا اور جس قدر وظیفے مجھے یاد تھے وہ میں نے لکھ دیئے۔ اور حضور سے عرض کی کہ مجھے بتائیں کہ کسی وظیفہ سے حضرت رسول کریمؐ کی زیارت نصیب ہوسکتی ہے۔؟ حضور کا جواب مجھے موصول ہوا کہ میرا زمانہ وہی زمانہ ہے جو آنحضرت ﷺ کا زمانہ تھا۔ جو ذکر تم نے لکھے ہیں وہ سب فضول ہیں۔ اس زمانہ میں وہی ذکر ہے جو ابتدائی اسلام کے زمانہ میں تھا یعنی بکثرت درود شریف پڑھنا استغفار بکثرت کرنا۔ لاحول پڑھنا۔ میرا ان کل درود شریف پر جو حدیث میں درج ہیں یقین ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت ﷺ کی زیارت ہو تو جس وقت درود شریف پڑھو تو محبت رسول مقبولؐ کی دل میں قائم کرو اور ہر دوسری محبت کو چھوڑ دو۔ حضرت سونے خان صاحب کہتے ہیں میں نے درود ہزار ہا پڑھنا شروع کر دیا۔ یعنی نماز تہجد کے بعد ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنا۔ کچھ دن گزرنے کے بعد خواب میں دیکھا کہ حضرت مرزا صاحب تشریف لائے ہیں اور مجھے حضرت محمد ﷺ کے دربار میں حاضر کر دیا ہے اور وہاں لوگ قطاریں باندھے کھڑے تھے۔ حضور نے سرور کائنات ﷺ کے دربار میں عرض کیا ہم نے سونے خان کی بابت اچھا انتظام کر دیا ہے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا سونے خان کی بابت جو انتظام آپ نے کیا ہے ہم نے منظور کیا۔ لیکن یہ کچہری میں حاضر رہے۔ وہاں میں نے بہت سارے بزرگان کو دیکھا۔ ریاست کپورتھلہ کے ایک بزرگ تھے جو حضور کے بارے میں فرما رہے تھے کہ وہ مہدی ہے اور عیسیٰ ہے اور ہمارا اور اس کا ایک ہی ملک ہے۔

حضرت سونے خان صاحبؓ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ جب کرم دین کے ساتھ حضرت مرزا صاحب کا مقدمہ چل رہا تھا تو میرے گاؤں میں میرے سوا کوئی احمدی نہ تھا۔ تمام لوگ کہتے تھے کہ مرزا صاحب قید ہوں گے میں بہت اُداس رہتا۔ اس وقت میں حضرت میاں حبیب الرحمن صاحبؓ حاجی پور کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا کثرت سے درود شریف پڑھا کرو۔ غم نہ کرو۔ میں نے چند روز ایسا ہی کیا۔ خواب میں دیکھا کہ ایک بچہ کی لاش ہے جو سات رومال میں لپٹی ہے۔ جب میں نے رومال کھولنے شروع کئے تو مجھے رومال اُلٹے دیکھا کہ بندر کی شکل ہے۔ میرے دل میں یہ تفہیم ہوئی کہ یہ کرم دین ہے جس کے جھوٹ کے نقاب اُلٹے جائیں گے۔

حضرت میاں شرافت احمد صاحبؓ اپنے والد محترم حضرت میاں جلال الدین صاحبؓ کے بارہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ والد صاحب پر احمدیت سے پہلے ہی الہامات کا سلسلہ جاری تھا۔ قبول احمدیت کے بعد آپ کو بکثرت رویت باری تعالیٰ اور رسول کریمؐ کی زیارت اور حضرت عمرؓ اور دیگر بزرگان اسلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ مسجد محلہ دار الرحمت میں یہ بات بیان کر رہے تھے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک صحابی تھے جن کو روزانہ آنحضرتؐ کی حضوری حاصل ہوتی تھی۔ وہ صبح کشف لکھ کر حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں پیش کرتے جس پر حضور لکھ دیتے درست ہے ٹھیک ہے وغیرہ۔ جب میں نے یہ سنا تو میرے دل میں شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شخص کو ہر روز آنحضرت ﷺ کا دیدار نصیب ہو۔ رات میں دعا پڑھ کر سو گیا۔ خواب میں، میں نے اپنے آپ کو مکہ میں رسول کریمؐ کی مجلس میں پایا۔ حضرت مسیح موعودؑ بھی وہاں پر ہیں۔

ایک شخص نے عرض کیا کہ مکہ تو جناب رسول اللہؐ کے لئے جائے امن نہ بنا کیونکہ آپؐ کو یہاں تکلیف دی گئی جبکہ قرآن میں مکہ کو امن کا مقام قرار دیا گیا اور حضورؐ کو مدینہ شریف میں پناہ لینی پڑی۔ حضورؐ نے فرمایا مکہ کو کوئی فتح نہیں کر سکتا۔ لیکن میں نے فتح کر لیا۔ یہ میرے نکالے جانے کا حل ہے۔ حضرت جلال الدین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ اس خواب کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ تہجد کا وقت تھا۔ صبح نماز کے بعد حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دیکھا کہ وہی آدمی حاضر ہیں اور جو خواب میں نے دیکھی تھی وہی خواب من وعن لکھی ہوئی موجود ہے۔ اور حضور اس کی تصدیق فرما رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ڈاکٹر عبد الولی صاحب کڑکؓ۔ حضرت میاں غلام حسین صاحبؓ۔ حضرت مولوی فضل الٰہی صاحبؓ۔ حضرت میاں جان محمد صاحبؓ۔ حضرت مستری دین محمد صاحبؓ۔ حضرت امیر خان صاحبؓ کی رؤیا وکشوف بھی بیان فرمائیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ چند روایات ہیں جو میں نے بیان کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں پر رحمتیں فرمائے۔ اور ان کی اولاد میں بھی یہ نیکیاں جاری رکھے۔ حضور انور نے محترم عبد المجید ڈوگر صاحب ساکن ربوہ اور مکرم ملک شفیق احمد صاحب انجینئر کی وفات کی خبر دیتے ہوئے ان کے اوصاف حمیدہ اور خلافت سے تعلق کا ذکر کیا۔ اور نماز جمعہ کے بعد ان دونوں مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

❁ ❁ ❁

معاندین احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے
خصوصیت سے حسب ذیل دعائیں بکثرت پڑھیں

❁ ...... رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔
اے اللہ ہر چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے رب پس مجھے محفوظ رکھ
اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما

❁ ...... اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔
اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں
اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

❁ ...... اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں
پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

خطبہ جمعہ

حقیقی مومن وہی ہے کہ جب وہ ترقی کرتا ہے تو باقی افرادِ جماعت کی ترقی کے لئے بھی کوشاں ہوتا ہے، اُن کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اُن کو بھی نیکیوں کی دوڑ میں اپنے ساتھ شامل کرتا ہے۔ اُن کے لئے بھی مواقع مہیا کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ آگے بڑھیں تا کہ جماعت کی ترقی کا پہیہ تیزی سے آگے کی طرف چلتا چلا جائے۔

آج دنیا میں من حیث الجماعت صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو رحمۃ للعالمین کی رحمت سے دنیا کو حصہ دلانے اور نیکیاں بکھیرنے کے لئے ہر وقت کوشاں ہے اور اس کا حق ادا کرنے کیلئے اپنی بھرپور کوشش کر رہی ہے۔

آج روئے زمین پر صرف احمدی ہیں، آپ ہیں جو کُنتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاس کا مصداق بن کر فَاسۡتَبِقُوۡا الۡخَیۡرَات کو قائم کئے ہوئے ہیں، اس پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں دنیا کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے مالی قربانی کے نہایت درجہ ایمان افروز واقعات کا روح پرور تذکرہ

تحریک جدید کے 79ویں سال کے آغاز کا اعلان

اس سال 72 لاکھ 15 ہزار 700 پاؤنڈ کی قربانی تحریک جدید میں پیش کی گئی جو گزشتہ سال سے تقریباً 5 لاکھ 84 ہزار 700 پاؤنڈ زیادہ ہے۔ پاکستان نے اپنی پوزیشن برقرار رکھی۔ دیگر جماعتوں میں امریکہ اوّل، جرمنی دوم اور برطانیہ تیسرے نمبر پر۔

اللہ تعالیٰ سب قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 09رنومبر 2012ء بمطابق 09رنبوت 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 30رنومبر 2012 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشۡهَدُ أَنۡ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ
أَمَّا بَعۡدُ فَأَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ- بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔ اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ۔

وَلِكُلٍّ وِّجۡهَةٌ هُوَ مُوَلِّيۡهَا فَاسۡتَبِقُوا الۡخَيۡرٰتِ۔ اَيۡنَمَا تَكُوۡنُوۡا يَاۡتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيۡعًا۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ (سورۃ البقرہ آیت نمبر: 149)

اس آیت کا ترجمہ ہے: اور ہر ایک کے لئے ایک مطمح نظر ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے۔ پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے ایک ایسا حکم ارشاد فرمایا ہے جو ہر فرد جماعت کی ہر قسم کی ترقی کے لئے بھی ضروری ہے، یعنی ہر ایسی ترقی جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بناتی ہے اور مسلمانی کا دعویٰ کرنے والے کو حقیقی مسلمان بناتی ہے۔ اور بحیثیت مجموعی جماعت کی ترقی کے لئے بھی ضروری ہے۔ اور وہ حکم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ایک حقیقی مومن کا، ایک حقیقی مسلمان کا حقیقی مومنین کی جماعت کا مطمح نظر نیکیوں میں آگے بڑھنا ہونا چاہئے۔

دنیا میں جو کروڑوں اربوں انسان بستے ہیں اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہ ہر ایک کا زندگی کا ایک مقصد ہوتا ہے جس کو حاصل کرنے کی وہ کوشش کرتا ہے۔ کوئی کسی ایک مقصد کے پیچھے پڑا ہوا ہے تو کوئی کسی دوسرے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ حتیٰ کہ برائیاں کرنے والے جو ہیں اُن کا بھی کوئی مقصد ہوتا ہے جس کے حاصل کرنے کی وہ کوشش کرتے ہیں۔ چاہے وہ برے نتائج پیدا کرنے والے ہوں، چاہے وہ دوسروں کو نقصان پہنچانے والی ہو۔ مثلاً ایک چور ہی ہے، وہ اپنے دن کا اکثر وقت اس منصوبہ بندی میں ہی صَرف کرتا ہے کہ میں نے رات کو کہاں کہاں اور کس طرح چوری کرنی ہے؟ یا ڈاکو ہیں تو وہ اپنے ڈاکے ڈالنے کے مقصد کے حصول کے لئے منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ کچھ لوگ نیکی اور مذہب کے نام پر ظلم کو ہی اپنا مقصد اور مطمح نظر بنا لیتے ہیں اور اس کے لئے منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ معصوم بچوں کو اس کے لئے تربیت دیتے ہیں۔ اس کے لئے روپیہ اور وقت خرچ کرتے ہیں۔ بچوں کے ذہنوں کو ایک لمبی تربیت سے سوچ سمجھ سے بالکل خالی کر کے پھر اُن سے خودکش حملے کرواتے ہیں۔ دہشت گردی کے حملے کروا کر معصوم جانوں کو ضائع کرتے ہیں اور بدقسمتی سے اس وقت یہ ظلم کرنے والی اکثریت وہ ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہے اور یوں اسلام کی خوبصورت تعلیم کو بدنام کرنے والے ہیں، مسلمانوں کے نام کو بدنام کرنے والے ہیں۔ اور مذہب کے نام پر یہ سب فتنہ وفساد، ظلم و بربریت اور معصوم جانوں کے خون سے کھیلنے والے وہ لوگ ہیں جن لوگوں کے لئے، جس مذہب کے ماننے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ مطمح نظر رکھا تھا کہ فَاسۡتَبِقُوۡا الۡخَیۡرَات۔ یعنی ہر قسم کی نیکیوں میں آگے بڑھنا تمہارا مقصد ہو۔ کسی ایک نیکی کا حصول مقصود نہیں ہے بلکہ ہر قسم کی نیکی کرنا اور اُس میں بڑھنا تمہارا مقصد ہونا چاہئے۔ تمہارا یہ مقصد اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ہے۔ ہر قسم کی نیکی کرنا اور اُس کا حصول تمہارا مقصد ہے تبھی تم حقیقی مومن کہلا سکتے ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلِكُلٍّ وِّجۡهَةٌ هُوَ مُوَلِّيۡهَا۔ اور ہر ایک کے لئے ایک مطمح نظر ہوتا ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے اس کو اپنا مقصد بنا لیتا ہے۔ وِجۡهَةٌ کے معنی ہیں کوئی سمت یا کوئی جانب یا جہت۔ اس کے معنی راستے اور طریق کے بھی ہیں اور اس کے معنی کسی مقصد کو حاصل کرنا بھی ہیں۔

(لسان العرب زیر مادہ "وجہ")

پس ایک مومن کے لئے یہ شرط ہے کہ اس طرف منہ کرے، اُس جانب دیکھے جس طرف دیکھنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور پھر اُس طرف دیکھنا ہی نہیں بلکہ جس طرف دیکھ رہا ہے، وہاں جو مختلف راستے ہیں، اُن میں سے وہ راستہ اختیار کرے جس کے اختیار کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور پھر اُس رستے کی طرف صرف منہ اُٹھا کر ہی نہیں چلتے چلے جانا بلکہ اُس راستے پر چلنے کی وجہ ایک مقصد کو پانا ہے اور وہ مقصد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے یعنی فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرَاتِ۔ نیکیوں کو نہ صرف بجا لانا بلکہ اُن کے معیار بھی بلند کرنا اور ان نیکیوں کو کرنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنا اور صرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش ہی نہیں کرنا بلکہ جو کمزور ہیں، پیچھے رہ جانے والے ہیں، اُن کو بھی ساتھ لے کر چلنا۔ یعنی جماعتی ترقی بھی ہر وقت ایک مومن کے مدّنظر ہوتی ہے۔ اس لئے حقیقی مومن وہی ہے کہ جب وہ ترقی کرتا ہے تو باقی افرادِ جماعت کی ترقی کے لئے بھی کوشاں ہوتا ہے، اُن کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اُن کو بھی نیکیوں کی دوڑ میں اپنے ساتھ شامل کرتا ہے۔ اُن کے لئے بھی مواقع مہیا کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ آگے بڑھیں تا کہ جماعت کی ترقی کا پہیہ تیزی سے آگے کی طرف گھومتا چلا جائے۔

جماعت احمدیہ یعنی وہ جماعت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ساتھ جڑنے کی وجہ سے اُس خیر کو پھیلانے کے لئے قائم ہوئی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اور اس خیر میں حقوق اللہ بھی ہیں اور حقوق العباد بھی ہیں، عبادات بھی ہیں اور مخلوق اور کُل عالَم انسانیت کی خدمت بھی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانیت کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ انسانیت کی خدمت نیکیاں پھیلانے سے ہی ہوسکتی ہے۔ رحمت بکھیرنے سے ہی ہوسکتی ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے مثال دی تھی بعض لوگ برائیاں کرتے ہیں اور اُس کے لئے بچوں کو تربیت دیتے ہیں، معصوم بچوں کی جانیں لینے یا اُن سے خودکش حملے کروانے سے یہ خدمت نہیں ہوسکتی۔ بموں اور توپوں اور لڑائیوں اور فسادوں سے یہ خدمت نہیں ہوسکتی۔

پس آج دنیا میں من حیث الجماعت صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو رحمۃ للعالمین کی رحمت سے دنیا کو حصہ دلانے اور نیکیاں بکھیرنے کے لئے ہر وقت کوشاں ہے اور اس کا حق ادا کرنے کیلئے اپنی بھرپور کوشش کر رہی ہے۔ یہ کوشش اسلام کی خوبصورت تعلیم اور اسلام کا پیغام دنیا کو دے کر بھی ہوتی ہے۔ قرآنِ کریم کی اشاعت اور دنیا کے مختلف ممالک اور علاقوں کی زبانوں میں قرآنِ کریم کے ترجمے کر کے پھر اُن کو پھیلانے کی صورت میں بھی ہے۔ اعلیٰ اخلاقیات دنیا کو سکھانے کی صورت میں بھی ہے۔ پیار محبت کی تعلیم دنیا کو دینے کی صورت میں بھی ہے۔ انسانیت کی خدمت ہسپتالوں کے ذریعے دکھی انسانیت کا علاج مہیا کرنے کی صورت میں بھی ہے۔ دور دراز علاقوں میں تعلیم سے بے بہرہ بچوں کو، انسانوں کو، تعلیم کے زیور سے آراستہ کر کے پھر اُنہیں نیکیوں کا صحیح ادراک دلانے کی صورت میں بھی ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لا کر خدائے واحد کے آگے جھکنے والا بنانے کی صورت میں بھی ہے۔

پس جماعت احمدیہ کا مشن کوئی معمولی مشن نہیں ہے جو عہدِ بیعت ہم نے زمانے کے امام کے ساتھ باندھا ہے وہ کوئی معمولی عہد نہیں ہے۔ اس کے پورا کرنے کے لئے ہمیں وہی مطمحِ نظر بنانا ہوگا جو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے جس کی مَیں کچھ وضاحت کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اُن راستوں پر چلنا جو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والے راستے ہیں۔ ان راستوں پر بھی جیسا کہ شیطان نے کہا تھا، شیطان سے آمنا سامنا ہوسکتا ہے جو نیکیوں کے بجا لانے سے روکنے کی کوشش کرے گا۔ نیکیوں کے معیار بلند کرنے کی کوشش میں روڑے اٹکائے گا لیکن دل سے نکلی ہوئی یہ دعا کہ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ (الفاتحۃ:6) جو ہے شیطان کے حملوں کا توڑ کرتی چلی جائے گی۔ نیکیوں کی بلندیوں کو ایک مومن چھوتا چلا جائے گا اور خیرِ اُمّت میں سے ہونے کے اعزاز پاتا چلا جائے گا۔ پس اس کے حصول کے لئے ہمارے ہر بڑے چھوٹے مرد عورت، بچے بوڑھے کو کوشش کرنی چاہئے۔ تمام قسم کی نیکیاں اپنا کر اللہ تعالیٰ کے ہمارے لئے مقرر کردہ مطمحِ نظر اور مقصد کو ہم نے حاصل کرنا ہے اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں جن نیکیوں کے کرنے کا ایک مومن کو حکم دیا ہے اُن میں سے ایک انفاق فی سبیل اللہ بھی ہے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانیاں بھی ہیں۔ مالی قربانی بھی اُن مقاصد کے لئے ضروری ہے جن کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے یعنی اشاعتِ اسلام اور خدمتِ انسانیت۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ گزشتہ تقریباً سوا سو سال سے ان مقاصد کے حصول کے لئے افرادِ جماعت مالی قربانیاں کرتے چلے جا رہے ہیں، یہ قربانی اور نیکی جماعت احمدیہ کا ایسا طرہ امتیاز ہے جس کو دیکھ کر غیر جو ہیں وہ حیران و پریشان ہوتے ہیں کیونکہ اُن کو اس بات کا فہم و ادراک نہیں کہ اس کے پیچھے کیا جذبہ کارفرما ہے۔ یقیناً یہ روح ایک احمدی میں اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنا مطمحِ نظر فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرَاتِ کو بناتا ہے۔

پس آج روئے زمین پر صرف احمدی ہیں، آپ ہیں جو کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ کا مصداق بن کر فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرَاتِ کو قائم کئے ہوئے ہیں، اس پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نیکیوں کے حصول اور اُن میں آگے بڑھتے چلے جانے اور جماعت کی ترقی اور اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرتے چلے جانے والے ہیں۔ کوئی دشمن، کوئی طاقت جماعت احمدیہ کی ترقی کے راستے میں حائل نہیں ہوسکتی۔ کوئی حکومت، کوئی گروہ ہماری ترقی کی رفتار کو اُس وقت تک روک نہیں سکتا، کم نہیں کرسکتا جب تک ہم میں فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرَاتِ کی روح قائم ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس عاشقِ صادق کو مان کر ہم نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا حصہ بننے کا عہد کیا ہے، یہ عہد انشاء اللہ تعالیٰ کبھی بھی ہم میں نیکیوں میں آگے بڑھتے چلے جانے کی روح کو کم نہیں ہونے دے گا۔ نیکی میں آگے بڑھنے کا جذبہ اور قربانی کی روح کو دیکھ کر بعض دفعہ ہمیں بھی یہ حیرت ہوتی ہے، میں بھی حیرت میں ڈوبتا ہوں کہ کیسے کیسے قربانیاں کرنے والے لوگ ہیں اور یہ نیکیاں بجا لانے والے لوگ ہیں اور استقلال کے ساتھ اس پر قائم رہنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے مخلصین عطا فرمائے ہیں، آپ کی جماعت کو عطا فرمائے ہیں جو مستقل مزاجی سے یہ قربانیاں کرتے چلے جا رہے ہیں، جنہوں نے فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرَاتِ کی حقیقت کو سمجھا ہے۔ فَاسۡتَبِقُوا کا مطلب ہے مسلسل آگے بڑھتے چلے جانا۔ استباق کا مطلب ہے مستقل آگے بڑھتے چلے جانا اور اس کے لئے کوشش کرتے چلے جانا۔ (لسان العرب زیر مادہ "وجہ")

یہ استباق، یہ آگے بڑھنا ہمیں افرادِ جماعت میں مختلف نیکیوں کی صورت میں نظر آتا ہے جن میں سے ایک نیکی، جیسا کہ میں نے کہا، مالی قربانی بھی ہے۔ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اس مقصد کے لئے قربانی کرتی ہے۔ ان میں نئے شامل ہونے والے احمدی بھی ہیں اور پرانے احمدی بھی ہیں۔ غریب بھی ہیں، اوسط درجے کے لوگ بھی ہیں اور مقابلۃً امیر بھی ہیں۔ جس کو بھی مالی قربانی کی اہمیت کا احساس دلا دیا گیا وہ اس نیکی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر کمی ہے تو احساس دلانے والوں کی طرف سے کمی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افرادِ جماعت کے اخلاص و وفا میں کوئی کمی نہیں۔ افرادِ جماعت کی اکثریت جیسا کہ مَیں نے کہا کم آمدنی والوں کی ہے، اس لئے قربانی کرنے والوں کی اکثریت بھی اُنہی میں سے ہے جو اپنی بہت سی خواہشات کو قربان کر کے مالی قربانی میں حصہ لیتے ہیں۔ بیشک بعض صاحبِ حیثیت مالی کشائش رکھنے والے بھی ہیں جو بڑی بڑی قربانی کرتے ہیں لیکن کم آمدنی والوں کے مقابلے میں اُن کی قربانی کی نسبت یعنی بلحاظ معیار قربانی اور بلحاظ تعداد بھی بہت کم ہے۔ اس وقت مغربی ممالک میں رہنے والے احمدیوں کو اللہ تعالیٰ نے بہت نوازا ہے یا کہہ سکتے ہیں کہ اچھی خاصی اکثریت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلے سے بہت بہتر حالت میں کر دیا ہے، بہت کچھ اُنہیں عطا فرمایا ہے۔ اِن لوگوں کو صرف اپنی قربانی کو ہی نہیں دیکھنا چاہئے یا اپنی قربانی کی رقم پر ہی راضی نہیں ہو جانا چاہئے بلکہ یہ دیکھنا چاہئے کہ جو قربانی انہوں نے ایک سال میں دی ہے، اگلے سال میں ان کا وہ قدم آگے بڑھا ہے کہ نہیں۔ اگر نہیں بڑھا اور وہیں کھڑا ہے تو پھر فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ عموماً احمدی مسابقت کی روح کو سمجھتا ہے اور اس کے لئے کوشش کرتا ہے۔

جماعت میں علاوہ مستقل چندوں کے تحریکات بھی ہوتی رہتی ہیں۔ اس کے لئے بھی جماعت کے افراد بہت قربانی کرتے ہیں۔ بعض تحریکات کسی جگہ کی لوکل جماعت کی ضروریات کے لئے ہو رہی ہوتی ہیں۔ بعض تحریکات کسی ملک کی نیشنل جماعت کے کسی پروجیکٹ کے لئے ہو رہی ہوتی ہیں۔ بہت سے ملکوں میں مرکزی طور پر بھی مساجد کے یا دوسرے پراجیکٹ چل رہے ہیں، کیونکہ یہ ضروریات، یہ اخراجات مستقل چندوں سے پورے نہیں ہو سکتے۔ تو بہرحال مستقل چندوں کے علاوہ بھی افرادِ جماعت بہت زیادہ قربانی کر رہے ہوتے ہیں۔ یعنی ایک اکثریت اُن میں سے قربانی کرنے والوں کی ہے۔

یہاں مَیں ایک بات کی وضاحت بھی کرنا چاہتا ہوں کہ تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے چندے تمام کے تمام وہ چندے ہیں جو مرکزی چندے ہوتے ہیں۔ ان کا خرچ مقامی یا نیشنل اخراجات پر نہیں ہو رہا ہوتا۔ یا اگر بعض غریب ملکوں میں وہیں رکھے بھی جاتے ہیں تو اُن کی صوابدید پر نہیں ہوتے بلکہ مرکز سے پوچھ کر خرچ کیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ بعض امیر ملکوں کے لوگوں کے ذہنوں میں یہ خیال آ جاتا ہے کہ جب یہ مرکزی چندے ہیں اور ہم پر خرچ بھی نہیں ہوتے تو پھر ہم اس میں اتنا بڑھ چڑھ کر کیوں حصہ لیں؟ ہمارے اپنے پراجیکٹس ہیں (جیسا کہ میں نے کہا لوکل پراجیکٹس بھی چل رہے ہوتے ہیں، نیشنل پراجیکٹ بھی چل رہے ہوتے ہیں) پہلے ہم اپنے اخراجات پورا کریں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دے رہے ہیں تو پھر ایسے سوال ہی غلط ہیں۔ دوسرے مرکز کے بھی بہت سارے اخراجات ہیں۔ بہت سارے پراجیکٹس ہیں۔ غریب ملکوں میں جن میں افریقن ممالک بھی شامل ہیں، ایشین ممالک بھی شامل ہیں، بشمول ہندوستان، بنگلہ دیش وغیرہ، بلکہ یورپ کے وہ ممالک بھی شامل ہیں جہاں جماعت کی تعداد تھوڑی ہے۔ ان پر یہ مرکز کی طرف سے خرچ ہوتے ہیں۔ اسی طرح جو ہمارے ہونہار طلباء ہیں، طالب علم ہیں، اُن کی تعلیم کے اخراجات بھی مرکز خرچ کر رہا ہوتا ہے۔ تو اُن رقموں سے یہ اخراجات پورے ہوتے ہیں جو جماعتوں سے مرکز کو آتی ہیں۔ پھر فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرَاتِ کی

روح بھی یہ ہے کہ اپنے غریب بھائیوں کو، چھوٹی جماعتوں کو، کمزور جماعتوں کو بھی ساتھ لے کر چلیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوں کہ ہم اپنے کمزوروں کو بھی اپنے ساتھ چلانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسی آیت میں جو میں نے تلاوت کی ہے آگے یہ بھی فرماتا ہے کہ اَیۡنَ مَا تَکُوۡنُوۡا یَاۡتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیۡعًا تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ یعنی جب اکٹھے ہو کر حاضر ہوں گے تو جو تو نیکیوں میں مسابقت کی روح قائم رکھے رہے وہ تو سرخرو ہوں گے اور جو سستیاں کرتے رہے، دوسروں کی مدد سے کتراتے رہے، سوال اُٹھاتے رہے کہ ہم دوسروں کے لئے کیوں خرچ کریں، اُنہیں جواب دینا پڑے گا۔ پس چاہے یہ سوال اِکّا دُکّا ہی اُٹھائیں یا اُن کی طرف سے اُٹھ رہے ہوں، اُس روح کے خلاف ہیں جس کی تعلیم ایک احمدی کو دی گئی ہے جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔

مرکز کے خرچوں کا مَیں نے ذکر کیا ہے، ان کا مختصر خاکہ بھی مَیں آج آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں تا کہ آپ کو علم ہو کہ دنیا کی ہر جماعت اپنے آپ کو اپنے وسائل سے نہیں سنبھال رہی بلکہ بہت سا خرچ مرکز کی گرانٹ کی صورت میں دنیا کو دیا جاتا ہے اور وہ انہیں رقموں سے دیا جاتا ہے جو مرکز کا حصہ بن کر آتی ہیں۔ مثلاً افریقہ اور دیگر غیر خود کفیل ممالک جو ہیں، یہ اڑسٹھ 68 ممالک ہیں جس میں افریقہ کے ستائیس ممالک، یورپ کے اٹھارہ ممالک، ایشیا اور مشرق بعید کے پندرہ ممالک، جنوبی امریکہ کے چھ ممالک اور شمالی امریکہ کے دو ممالک شامل ہیں۔ اور اس سال ایک بڑی رقم صرف وہاں کی مساجد اور مشن ہاؤسوں کی تعمیر پر خرچ بھی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ کلینکس، سکولز، ریڈیو اور ٹی وی پروگرامز پر کوئی تقریباً تین ملین پاؤنڈ خرچ ہو گا۔ پھر اس کے علاوہ بھی معمول سے ہٹ کے بہت بڑے تعمیری پراجیکٹس بعض جگہ چل رہے ہیں اور جہاں ہمارے مشنز ہیں، مثلاً افریقہ میں جہاں گرانٹ جاتی ہے، وہاں پینتیس ممالک میں ایک سو اٹھہتر 178 رکزی مبلغین ہیں، دس سو اٹھہتر 1078 مقامی معلمین ہیں۔ ان کے خرچ کا کافی بڑا حصہ جو ہے مرکز پورا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اکیالیس 41 ممالک میں مرکز سے گرانٹ جاتی ہے۔ ان میں بھی ہمارے مبلغین کی تعداد دو سو تینتالیس 243 ہے اور مقامی معلمین کی تعداد نو سو اٹھائیس 928 ہے۔ پھر مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔ آئر لینڈ میں مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ اس میں گو آئر لینڈ کی جماعت نے کافی بڑی کنٹری بیوشن (Contribution) کی ہے لیکن کچھ نہ کچھ حصہ تقریباً نصف کے قریب مرکز کو بھی دینا پڑا۔ سپین میں ویلنسیا میں مسجد بن رہی ہے۔ وہاں تقریباً اسّی فیصد مرکز خرچ کر رہا ہے۔ یوگنڈا میں کمپالہ کی مسجد میں توسیع ہو رہی ہے، وہ تقریباً سارا مرکز خرچ کر رہا ہے۔ آئیوری کوسٹ میں مرکزی مسجد کی تعمیر ہو رہی ہے۔ پھر افریقہ کے انیس 19 مختلف ممالک ہیں جن میں ننانوے 99 مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور چھیالیس 46 مشن ہاؤس تعمیر ہوئے۔ اور ان ننانوے 99 میں سے پینسٹھ 65 مساجد کا خرچ مرکز نے دیا ہے۔ اسی طرح مشن ہاؤسز کا خرچ دیا۔ اس کے علاوہ دوسرے ممالک ہیں جن میں چھبیس 26 مساجد کی تعمیر ہوئی۔ ستر 70 مشن ہاؤسز کا قیام عمل میں آیا۔ ان میں سے تقریباً بنگلہ دیش میں دو 2، انڈیا میں چالیس 40، فلپائن ایک، نیپال تین 3، گوئٹے مالا اور مارشل آئی لینڈ وغیرہ میں مرکز نے خرچ کیا۔ پھر طلباء کے لئے جو ٹیلنٹڈ (Talented) سٹوڈنٹ ہیں اُن کے لئے تقریباً چار ہزار پانچ سو سٹوڈنٹس کو کئی لاکھ پاؤنڈ کی صورت میں جماعت نے وظیفہ یا بعض کو قرضۂ حسنہ دیا۔ اور ان میں سے ساڑھے تین سو 350 سٹوڈنٹس ایسے ہیں جو اعلیٰ تعلیم ایم ایس سی یا پی ایچ ڈی وغیرہ کر رہے ہیں اور جماعت ان کا خرچ برداشت کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ افریقہ میں پانی، بجلی، ریڈیو سٹیشن وغیرہ کے پراجیکٹس ہیں۔ یہ سب کام مرکزی گرانٹ سے ہوتے ہیں۔

پس یہ جو کام ہیں یہ جماعت کی ترقی کے لئے ہیں۔ دنیا کو اسلام کی تعلیم سے روشناس کرانے کے لئے ہیں۔ انسانیت کی خدمت کے لئے یہ کام ہیں۔ اور یہ سب کام ایسے ہیں جو ان کاموں میں شامل ہونے والوں کو، جو براہِ راست تو ان میں شامل نہیں ہو سکتے لیکن چندوں کی صورت میں شامل ہو رہے ہیں اور اس کا حصہ بن کر اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر پانے والے لوگوں میں شامل ہو رہے ہیں۔ بہر حال یہ خیال نہ کریں کہ یہ جو افریقن ممالک ہیں ان کا انحصار شاید سب کچھ مرکز پر ہی ہے اور وہ خود کچھ نہیں کرتے۔ بلکہ جیسا کہ میں نے کہا کافی پراجیکٹس انہوں نے خود بھی کئے ہیں۔ اس لئے میں ان کے چند واقعات بھی آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔

اپرویسٹ ریجن غانا کی ایک خاتون فاطمہ داؤد صاحبہ ہیں، انہوں نے خود زمین خریدی اور مسجد کی تعمیر شروع کر دی جس میں تین سو افراد بآسانی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اکرا شہر کے قریب لمنارہ (Lomnara) گاؤں میں کافی زیادہ بیعتیں ہوئیں۔ چنانچہ وہاں احبابِ جماعت نے اپنے طور پر مسجد بنائی بلکہ یہ جماعتیں مختلف علاقوں میں پھیلی ہوئی تھیں تو انہوں نے چھ مساجد بنانی شروع کیں جن میں سے چار مساجد مکمل ہو چکی ہیں، اور دو زیرِ تعمیر ہیں۔ ان میں سے ایک مسجد ایک خاتون صادقہ صاحبہ نے اکیلے بنوائی ہے۔ اس میں ایک سو پچاس نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس سے پہلے یہ اکرا شہر میں بھی مسجد بنوا چکی ہیں۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے

فون نمبر: 0924618281,04027172202

09849128919, 08019590070

منجانب:

ڈیکو بلڈرز

حیدر آباد۔

آندھرا پردیش

احمد جبرائیل سعید صاحب غانا کے مبلغ ہیں وہ لکھتے ہیں کہ سینٹرل ریجن اکوٹسی (Ekotsi) میں بھی بڑی مسجد تعمیر ہو رہی ہے، اُس کا پچاس فیصد خرچ ہمارے ہائی کورٹ کے ایک جج کَوَاکُو جان صاحب ہیں، انہوں نے ادا کیا ہے۔ جبرائیل سعید صاحب بھی آجکل بیمار ہیں اور ڈاکٹروں کو اُن کی بیماری کی تشخیص کا بھی صحیح پتہ نہیں لگ رہا۔ اُن کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں بھی صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

امیر صاحب فرانس مراکش کے دورے پر گئے تو کہتے ہیں وہاں نو احمدی احباب کو قربانی اور اخلاص سے بھرا ہوا پایا۔ اور خلافت سے اُن کو بے انتہا محبت تھی۔ اور جب اُن کو مالی قربانی کے بارے میں بتایا گیا اور جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات پڑھ کر سنائے تو پھر کہتے ہیں کہ چند دنوں کے بعد ایک دوست صدر صاحب کے پاس آئے اور ایک بڑی رقم اُن کو ادا کر دی اور کہا کہ مَیں جب سے احمدی ہوا ہوں، اُس وقت سے لے کر اب تک یہ چندہ ہے، کیونکہ چندے کے بارے میں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات اور خلیفۂ وقت کی نصائح کو نہیں سنا تھا۔ اب مَیں نے سن لیا ہے تو اب مَیں پیچھے نہیں رہ سکتا۔

نائیجر سے اصغر علی بھٹی صاحب لکھتے ہیں کہ پچھلے سال اکتوبر 2011ء میں تبلیغ کے دوران خاکسار گِدابراؤ (Gida Braoo) گاؤں میں پہنچا۔ نمازِ مغرب کے بعد تبلیغ کی گئی اور نمازِ عشاء کے بعد میرے دورہ جات کی جو مختلف ویڈیوز تھیں، وہ دکھائی گئیں۔ جلسے دکھائے، مساجد کے بارے میں پروگرام دکھائے، تبلیغی مساعی کے بارے میں پروگرام دکھائے، اسی طرح امام مہدی کی آمد کے بارے میں بتایا، بیت المال کے نظام کے بارے میں بتایا۔ یہ سب کچھ ویڈیو میں تھا تو جب ویڈیو ختم ہوئی تو ایک امام صاحب وہاں اُٹھے جو ہاؤسا لوگوں کو مخاطب ہوئے اور مسجد سے باہر چلے گئے۔ کہتے ہیں ہم پریشان تھے لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ واپس آئے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں اب پتہ لگا ہے کہ امام مہدی آ گیا ہے اور بیت المال کا نظام قائم ہے۔ میں ان سب کو لے کر گیا تھا اس لئے کہ اس نظام میں ہمیں حصہ لینا چاہئے اور چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔ چنانچہ انہوں نے وہاں فوری طور پر رقم اکٹھی کی اور وہ ہمارے مشنری کو ادا کی اور پھر ساتھ ہی انہوں نے بیعت فارم بھی فِل (Fill) کئے۔

امیر صاحب یوگنڈا بیان کرتے ہیں کہ گزشتہ سال 18 ؍ستمبر کو نیشنل مجلس عاملہ اور کچھ دوسرے سرکردہ احباب جماعت کی میٹنگ بلائی اور سیتا لینڈ (Seeta Land) کی ڈویلپمنٹ کے لئے تین سالہ منصوبہ اُن کے سامنے رکھا تا کہ اس جگہ کو جلسہ گاہ کے طور پر تیار کیا جا سکے۔ یہ جگہ نیشنل ہیڈ کوارٹر کمپالہ سے نو میل دور ہے۔ یہاں جماعت کی سترہ ایکڑ زمین ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ اس میٹنگ میں بہت سارے مخیر حضرات نے فوری طور پر وعدے کئے اور رقمیں دینی شروع کر دیں۔ یوگنڈن شلنگ گو اُس کی ویلیو (Value) کم ہے لیکن اپنے لحاظ سے انہوں نے فوری طور پر وہاں تراسی ملین سے زیادہ شلنگ جمع کر لئے جو اس پراجیکٹ کو پورا کریں گے۔

پس امیر ممالک کے احمدی یہ خیال نہ کریں کہ شاید غریب ممالک مکمل طور پر اُن پر انحصار کر رہے ہیں بلکہ اپنی توفیق کے مطابق بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ لوگ قربانیاں کر رہے ہیں۔

بہر حال جیسا کہ آپ جانتے ہیں، آج مالی قربانی کا یہ ذکر مَیں اس لئے کر رہا ہوں کہ تحریکِ جدید کے نئے سال کا آج اعلان ہونا ہے اور حسبِ روایت گزشتہ سال کے کچھ کوائف بھی پیش ہوتے ہیں۔ تو ان چند باتوں کے ساتھ جو میں نے پہلے پیش کی ہیں کہ ایک احمدی کی قربانی کا کیا معیار ہونا چاہئے؟ اب میں یہ کوائف آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

تحریک جدید کا اٹھہتر واں 78 سال تھا جو 31 ؍اکتوبر کو ختم ہوا، اور اب اناسیواں 79 سال اس یکم نومبر سے شروع ہو چکا ہے اور جو رپورٹس موصول ہوئی ہیں اس کے مطابق تحریک جدید کے مالی نظام میں اس سال جماعت نے بہتر لاکھ پندرہ ہزار سات سو 72,15,700 پاؤنڈ کی قربانی پیش کی۔ الحمد للہ۔ اور گزشتہ سال سے یہ تقریباً پانچ لاکھ چوراسی ہزار سات سو 5,84,700 پاؤنڈ زیادہ تھی۔

پاکستان کی جو پوزیشن ہے وہ باوجود ایسے حالات کے اور غربت کے قائم ہے۔ اُس کے بعد باہر کی بڑی جماعتوں میں امریکہ نمبر ایک ہے۔ اور پھر اُس کے بعد نمبر دو جرمنی ہے۔ پھر برطانیہ نمبر تین ہے۔ پھر کینیڈا نمبر چار۔ پھر ہندوستان نمبر پانچ۔ انڈونیشیا چھ۔ اور پھر سات مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے، مصلحتاً میں نام نہیں لے رہا، پھر آسٹریلیا آٹھ، سوئٹزرلینڈ نو اور پھر بیلجیئم۔ اور بیلجیئم اور گھانا تقریباً سوئٹزرلینڈ کے قریب ہی ہیں۔

پھر پہلی دس بڑی جماعتوں کی مقامی کرنسی میں گزشتہ سال کے مقابلے میں جس شرح وصولی کے لحاظ

سے اضافہ ہوا ہے یہی عرب ملک کی ایک جماعت ہے۔ پھر آسٹریلیا ہے۔ پھر انڈیا ہے۔ پھر جرمنی ہے۔ پھر امریکہ ہے۔ پھر بیلجیئم ہے۔ کینیڈا ہے۔ برطانیہ ہے۔ انڈونیشیا۔ اُس کے بعد فرانس یورپ کی جماعتوں میں سب سے آگے ہے۔

فی کس ادائیگی کے اعتبار سے بھی مڈل ایسٹ کا ہی ملک ہے۔ ان کی قربانی ایک سو چھپن پاؤنڈ فی کس (تقریباً ایک سو ستاون پاؤنڈ) ہے۔ پھر امریکہ ہے ایک سو اٹھارہ پاؤنڈ فی کس۔ پھر سوئٹزرلینڈ ہے۔ پھر جاپان ہے۔ پھر برطانیہ ہے۔ پھر فرانس ہے۔ پھر کینیڈا، ناروے اور جرمنی اور پھر آسٹریلیا۔

اسی طرح صرف رقم میں اضافہ نہیں ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید میں شامل ہونے والے مخلصین کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے جو ایک لاکھ اسّی ہزار کا اضافہ ہے اور اس طرح اب نو لاکھ گیارہ ہزار شاملین ہو گئے ہیں۔ گزشتہ سال سات لاکھ اکتیس ہزار 7,31000 تھے۔

افریقہ کی جماعتوں میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے گھانا سب سے آگے ہے۔ پھر نائیجیریا۔ پھر ماریشس۔ پھر بورکینا فاسو، کینیا، بینن، یوگنڈا، تنزانیہ، گیمبیا، سیرالیون۔ یہ کیونکہ غریب ممالک ہیں اس لئے مقابلۃً میں نے ان کو علیحدہ رکھا ہے۔ قربانی کے لحاظ سے تو اللہ کے فضل سے کافی آگے جا رہے ہیں۔

شاملین کی تعداد میں اضافے کے لحاظ سے نائیجیریا نہ صرف افریقہ کے ممالک میں بلکہ دنیا بھر کی جماعتوں میں سب سے آگے ہے۔ اس سال انہوں نے چونسٹھ ہزار چار سو انیس 64419 نئے چندہ دہندگان کا اضافہ کیا ہے اور تعداد میں اس غیر معمولی اضافے کے بعد نائیجیریا شاملین کی مجموعی تعداد کے لحاظ سے پاکستان کے بعد دوسرے نمبر پر آ گیا ہے۔ اس اضافے کے بعد اب چندہ دہندگان کی کُل تعداد ڈیڑھ لاکھ افراد سے زیادہ ہو گئی ہے۔ پھر اسی طرح تعداد میں اضافے کے لحاظ سے افریقہ کے ملکوں میں نائیجر، بینن، بورکینا فاسو اور سیرالیون قابل ذکر ہیں۔ گھانا کو بھی اس معاملے میں آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

دفتر اوّل کے مجاہدین کی کُل تعداد پانچ ہزار نو سو ستائیس 5927 ہے جس میں سے دو سو پچاسی 285 خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں جو اپنا چندہ خود ادا کر رہے ہیں۔ باقیوں کے حسابات بھی اُن کے ورثاء نے یا دوسروں نے جاری کئے ہوئے ہیں۔

پاکستان کی مجموعی وصولی کے لحاظ سے تین بڑی جماعتیں ہیں۔ اول لاہور۔ پھر ربوہ دوئم اور سوم کراچی۔ اور اس کے علاوہ زیادہ قربانی کے لحاظ سے دس شہری جماعتیں ہیں جو راولپنڈی، اسلام آباد، سیالکوٹ، کوئٹہ، سرگودھا، فیصل آباد، میر پور خاص، نوابشاہ، پشاور اور بہاولپور ہیں۔

ضلعی سطح پر زیادہ مالی قربانی کرنے والے اضلاع نمبر ایک عمر کوٹ۔ پھر شیخوپورہ۔ پھر گوجرانوالہ۔ پھر بدین۔ سانگھڑ، نارووال، بہاولنگر، حیدر آباد، رحیم یار خان، میر پور آزاد کشمیر اور خانیوال۔

امریکہ کی پہلی پانچ جماعتیں جو قربانی میں آگے ہیں وہ لاس اینجلس اِن لینڈ ایمپائر۔ کولمبس اوہائیو۔ سلیکون ویلی۔ ڈیٹرائٹ اور ہیرس برگ ہیں۔

وصولی کے لحاظ سے جرمنی کی جو جماعتیں ہیں وہ، کولون۔ رؤڈر مارک۔ نوئے ایس۔ کوبلنز۔ فلورز ہائم۔ مہدی آباد۔ درائے آیش۔ راؤن ھائم ساؤتھ۔ فلڈا اور وائن گارڈن۔ اور وصولی کے لحاظ سے اُن کی جو دس امارتیں ہیں۔ پہلے جماعتیں تھیں۔ اب اُن کی جو ریجنل امارتیں ہیں اُس میں ہیمبرگ۔ فرینکفرٹ۔ گروس گراؤ۔ ڈارمشٹڈ۔ ویزبادن۔ من ہائم۔ ڈٹسن باخ۔ اوفن باخ اور رِیڈ شٹڈ۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے آپ کی، یوکے کی، جو پہلی دس جماعتیں ہیں ان میں مسجد فضل نمبر ایک۔ نیو مولڈن۔ ویسٹ ہل۔ ووسٹر پارک۔ بیت الفتوح۔ ریز پارک۔ موسک ویسٹ۔ چیم۔ مانچسٹر ساؤتھ اور برمنگھم سینٹرل شامل ہیں۔ اور ریجن کے لحاظ سے پہلی ریجن لنڈن۔ نمبر دو مڈلینڈ ریجن اور تیسری نارتھ ایسٹ۔ چھوٹی جماعتوں میں جہاں تھوڑی تعداد ہے۔ سکنتھورپ کا پہلا نمبر۔ پھر برو ملے۔ لیوشم۔ بورن متھ۔ لیمنگٹن سپا اور آکسفورڈ۔

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی قابل ذکر جماعتیں کیلگری۔ ایڈمنٹن۔ پیس ولیج ایسٹ۔ سرے ایسٹ۔ پیس ولیج سینٹر۔ ووڈ برج۔ بریمٹن فلاور ٹاؤن۔ مسی ساگا ویسٹ۔ وان نارتھ۔ مَیپل۔ مونٹریال ایسٹ۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

انڈیا کے پہلے دس صوبہ جات جو ہیں وہ، کیرالہ۔ تامل ناڈو۔ آندھرا پردیش۔ جموں و کشمیر۔ بنگال۔ کرناٹک۔ اڑیسہ۔ پنجاب۔ دہلی۔ یوپی ہیں۔ اور نمایاں قربانی کرنے والی پہلی دس جماعتیں جو ہیں ان میں نمبر ایک کوئمبٹور تامل ناڈو۔ نمبر دو کیرولائی کیرالہ۔ پھر کالی کٹ کیرالہ۔ پھر حیدر آباد آندھرا پردیش۔ پھر قادیان نمبر پانچ۔ چھ پر کینانور ٹاؤن کیرالہ۔ پھر کلکتہ پینگاڈی۔ ماتھوٹم کیرالہ اور چنائی تامل ناڈو شامل ہیں۔

تحریک جدید کے تعلق سے چند واقعات جو مختلف جماعتوں نے لکھے ہیں وہ بھی میں آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں۔

مَیں نے کہا تھا کہ تعداد بڑھائیں۔ چنانچہ کماسی میں جب احمد جبرائیل سعید صاحب نے لوگوں کو بتایا کہ غانا کی کم از کم تعداد ایک لاکھ ہونی چاہئے۔ اس ٹارگٹ کو بھی آپ نے حاصل نہیں کیا تو اب بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اب آپ کو اور توجہ دلائی جاتی ہے تو احباب نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ فارافینی ایریا کے مشنری نے بتایا کہ ایک دن ایک بوڑھی خاتون مشن ہاؤس آئیں انہوں نے ہمارے مبلغ سے پوچھا کہ فارافینی ایریا میں تحریک جدید کا سب سے زیادہ چندہ کون ادا کرتا ہے۔ اُنہیں بتایا گیا کہ اس ایریا میں ایک دوست سمبوجانگ (Sambujang Bah) صاحب ہیں وہ ادا کرتے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ کتنا چندہ ادا کرتے ہیں؟ بتایا گیا کہ پچاس ہزار ڈلاسی ادا کرتے ہیں۔ یہ خاتون اس سے پہلے پندرہ سو ڈلاسی ادا کرتی تھیں۔ کہنے لگیں گو میرے پاس اتنے وسائل تو نہیں ہیں لیکن پھر بھی مَیں اس شخص کا مقابلہ کروں گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سے زیادہ چندہ ادا کروں گی۔

امیر صاحب سپین لکھتے ہیں کہ وفاء الرحمن صاحبہ ایک نو مبائع خاتون ہیں، انہوں نے پچھلے سال میرا تحریک جدید کا خطبہ جب سنا تو پانچ سو یوروز کا وعدہ کیا اور ساتھ ہی ادائیگی بھی کر دی۔ جب انہوں نے تحریک جدید کا چندہ ادا کیا تو ان کو دیگر چندہ جات کی تفصیل بھی بتائی گئی اور کہا کہ چونکہ آپ نے نئی بیعت کی ہے اس لئے آپ پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ جتنا بھی دینا چاہیں دے سکتی ہیں۔ لیکن انہوں نے اُسی دن باقی چندے بھی چندہ عام اور جلسہ سالانہ وغیرہ شرح کے مطابق ادا کئے۔

سوئٹزرلینڈ سے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ ایک دوست جو کہ نیوشٹل جماعت کے صدر ہیں، نیشنل سیکرٹری تحریک جدید بھی ہیں، انہوں نے بتایا کہ جب وہ سوئٹزرلینڈ آئے اور سیاسی پناہ کی درخواست کی تو جلد ہی متعلقہ ادارے نے ردّ کر دی۔ اسی دوران تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان ہو گیا۔ ان کے پاس اکاؤنٹ میں کُل ایک ہزار فرانک کی رقم تھی جو انہوں نے وکیل وغیرہ کے لئے رکھی ہوئی تھی لیکن تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان سن کر وہ ساری رقم خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے چندے میں ادا کر دی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اصل نعم الوکیل تو وہ ہے، وہی ہمارے ٹوٹے کام بنا دے گا۔ چندے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل کیا اور نہ صرف غیبی طور پر ان کی مدد کی بلکہ اُن کی سیاسی پناہ کی درخواست منظور ہوئی اور اُن کو ملک کی شہریت بھی حاصل ہو گئی اور اُن کو کوئی وکیل وغیرہ بھی نہ کرنا پڑا۔

کرغزستان سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک کرغز دوست جومارٹ (Joomart) صاحب نے، 2006ء میں بیعت کی تھی۔ بہت ہی نیک فطرت نوجوان ہیں۔ بیعت کے فوراً بعد ہمارے مبلغ نے چندے کے بارے میں سمجھانے کے لئے اُن سے ازراہِ مزاح کہا کہ دوسرے لوگ تو اپنی جماعت میں داخل کرنے کے لئے پیسے دیتے ہیں، جبکہ ہماری جماعت میں داخل ہو تو ہم اُس سے پیسے لیتے ہیں۔ جس پر انہوں نے کہا کہ ماہانہ تین سو کرغیز چندہ عام ادا کیا کروں گا۔ کچھ عرصے کے بعد ہی انہوں نے چار سو کر دیئے۔ پھر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد آٹھ سو کر دیئے۔ پھر کچھ مدت کے بعد خود ہی بغیر کسی کے کہنے کے ایک ہزار سُم ماہانہ ادا کرنا شروع کر دیا۔ جب تحریک جدید کا وعدہ لکھنے لگے تو اُن کو بیعت کئے ہوئے چند دن ہی ہوئے تھے، انہوں نے ایک ہزار سُم لکھوائے۔ یہ رقم اُن کی مالی حالت کے لحاظ سے زیادہ تھی۔ اُن کو سمجھایا گیا کہ ابھی چھوٹی رقم لکھوا دیں پھر آہستہ آہستہ اس میں اضافہ کرتے رہنا۔ خیر اس طرح بہت بحث تمحیص کے بعد پھر انہوں نے اس کو کم کیا۔

آئرلینڈ کے صدر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک نوجوان جوڑے نے فیصلہ کیا کہ جب ان کی اولاد ہو گی تو وہ اپنی اولاد کو وقف کریں گے۔ انہوں نے اپنی اولاد کے لئے نام بھی سوچ لئے لیکن اُن کی اہلیہ اُس وقت تک امید سے نہ تھیں۔ چند روز بعد انہوں نے تحریک جدید اور وقفِ جدید کے لئے دونوں بچوں کے نام چندہ کی رسیدیں کٹوا دیں جس میں ایک لڑکی اور ایک لڑکا تھا۔ خدا تعالیٰ نے اُن کی اس قربانی کا صلہ اس طرح دیا کہ چند ہفتوں کے بعد اُنہیں پتہ چلا کہ ان کی اہلیہ امید سے ہیں اور اُن کے ہاں جڑواں بچے پیدا ہوں گے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اُنہیں صحت مند جڑواں بچوں سے نوازا اور میاں بیوی کا پختہ ایمان ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے جڑواں بچوں سے اس لئے نوازا کہ انہوں نے بچوں کا چندہ ادا کیا تھا۔

انڈیا کی ایک رپورٹ ہے کہ وہاں کی کوئمبٹور جماعت کے صدر لکھتے ہیں کہ تحریک جدید کے چندہ

میں اپنی استطاعت سے بڑھ کر اضافہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو اپنی معجزانہ قدرت کے دو ایمان افروز نظارے دکھائے۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس وعدہ کی بروقت ادائیگی کے لئے مسلسل دعاؤں میں مصروف تھا کہ اچانک ایک شخص میری دکان میں آیا اور میرے پاس جو سامان تھا اُس نے اُسے اصل قیمت سے بھی کہیں زیادہ قیمت پر خرید لیا جس کے نتیجے میں مجھے اُسی وقت اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق مل گئی۔ پھر کہتے ہیں اسی دوران ہمارے علاقے کے گودام میں اچانک آگ لگ گئی جس میں خاکسار کا مال بھی کافی مقدار میں رکھا ہوا تھا۔ خاکسار دعا کرتے ہوئے وہاں پہنچا تو یہ دیکھ کر حیرت کی انتہا نہ رہی کہ جہاں دوسرے بیوپاریوں کا سارا سامان جل کر راکھ ہو چکا تھا وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرا مال بالکل محفوظ رہا۔ آگ اتنی شدید تھی کہ گودام کے لوہے کی چھت بھی پگھل گئی تھی۔ یہ علاقہ متعصب مسلمانوں کا گڑھ ہے جو ہمیشہ ہماری مخالفت پر کمر بستہ رہتے ہیں لیکن اس واقعہ کے بعد وہ سب خاکسار کی بہت عزت کرنے لگے ہیں۔ یہ محض چندہ دینے کے افضال ہیں۔ میں جب بھی ان واقعات کو یاد کرتا ہوں میرا دل شکریہ سے لبریز ہو جاتا ہے۔

پھر انسپکٹر تحریکِ جدید احسن بشیر الدین صاحب ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کاوارتی لکشدیپ پہنچا۔ وہاں کے امیر صاحب کی زیرِ صدارت منعقدہ ایک تربیتی جلسہ میں خاکسار نے تحریکِ جدید کی فضیلت واہمیت اور اس کی برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ جلسہ کے بعد تمام احباب نے اپنے وعدے خاطر خواہ اضافہ کے ساتھ نوٹ کروائے۔ اس جلسہ میں پردہ کی رعائت سے مستورات بھی موجود تھیں۔ کہتے ہیں دوسرے دن وہاں سے چل کے دوسرے شہر پہنچا تو امیر صاحب ''کاوارتی'' نے بذریعہ فون بتایا کہ ایک احمدی خاتون محترمہ بی بی صاحبہ نے شکایت کی ہے کہ مردوں سے تو تحریکِ جدید کے وعدے لئے گئے ہیں ہم مستورات کو محروم رکھا گیا ہے۔ مجھے آج چندہ تحریک جدید کی اہمیت کا احساس ہوا ہے۔ میرا دل کہتا ہے کہ میں نے جو وعدہ لکھوایا ہے وہ کم ہے اس لئے میرا وعدہ ڈبل کر دیں۔ موصوفہ بہت نیک اور مخلص احمدی خاتون ہیں۔ چھ سال قبل انہوں نے احمدیت قبول کی تھی۔

محمد شہاب انسپکٹر تحریک جدید آندھرا پردیش لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ سکندرآباد کی ایک مخلص خاتون نے تحریک جدید کے باب میں مالی قربانی کی ایک نیک مثال قائم کی ہے۔ موصوفہ کے شوہر گزشتہ سال بعارضہ قلب لمبا عرصہ ہسپتال میں زیرِ علاج تھے۔ بہت زیادہ زیرِ بار آ جانے کی وجہ سے اپنا چندہ تحریک جدید ادا نہیں کر سکتے تھے۔ عنقریب ان کی بیٹی کی شادی بھی ہونے والی تھی۔ سیکرٹری صاحب تحریکِ جدید نے اُن کی اہلیہ کو چندے کی ادائیگی کی تحریک کی تو موصوفہ نے فوراً رقم ادا کر دی اور کہا کہ اس کا ذکر میرے شوہر سے نہ کرنا کیونکہ یہ رقم میں نے اپنی بیٹی کی شادی کے تحائف سے اُس کی رضامندی سے ادا کی ہے۔

ایسی قربانی کرنے والوں کی وہاں کی جماعت کو بھی فوری طور پر مدد کرنی چاہئے۔

جماعت احمدیہ کوئمبٹور کے دو مخلص احمدی نوجوان مشترکہ کاروبار کرتے ہیں۔ یہ لکھتے ہیں گزشتہ سال تحریکِ جدید میں ہم دونوں کے وعدے دس دس ہزار روپے تھے۔ امسال ہم دونوں نے اپنے وعدے ایک ایک لاکھ روپے اضافے کے ساتھ لکھوائے اور ادائیگی کی توفیق ملنے کے لئے انہوں نے مجھے بھی دعا کے لئے لکھا۔ کہتے ہیں کاروبار بھی بہت کمزور رہا۔ اس وجہ سے بہت فکر پیدا ہوئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ ایک ایسا سودا ہوا جس سے پورے دو لاکھ بیس ہزار روپے کا منافع ہو گیا اور دونوں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔

سماڑا سرکل راجھستان کی ایک نوجوان احمدی خاتون مسماۃ ضمیری بیگم گاؤں والوں کی بکریاں چرا کر گزارا کرتی ہیں۔ چندہ تحریک جدید کا مطالبہ کرنے پر موصوفہ نے بکریاں چرانے سے ملنے والی مزدوری اور جو کچھ اُن کی تھیلی میں پہلے سے موجود تھا وہ سب اُسی وقت چندہ تحریکِ جدید میں ادا کر دیا۔

تو جس طرح میں نے کہا یہ غریبوں کے قربانی کے معیار اُن لوگوں سے بہت بلند ہیں جو امیر ہیں۔

اسی طرح جماعت احمدیہ نامانہ سرکل کوٹا (راجھستان) کی ایک نو احمدی خاتون سے چندہ تحریک جدید کا مطالبہ کرنے پر انہوں نے اپنی بچی سے (جو چودہ سال کی عمر کی بچی تھی) کہا کہ پچاس روپیہ دے دو۔ بچی نے جواب دیا کہ میرے پاس ایک سو روپیہ ہے میں وہی چندہ دوں گی۔ چنانچہ ماں کے منع کرنے کے باوجود بچی نے ایک سو روپیہ چندہ ادا کر دیا۔ یہ انڈیا کے مخلصین ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انڈیا میں بھی مالی قربانی کا معیار بہت بڑھ رہا ہے گو مرکز وہاں کافی خرچ کرتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ خود بھی اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ امراء اور امیر جماعتیں جو ہیں، وہ اپنے کمزور بھائیوں اور چھوٹی جماعتوں کو ہمیشہ اپنے ساتھ آگے بڑھانے اور جماعتی ترقی کی روح کو قائم رکھنے والے ہوں تا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم دنیا میں جاری ہو کیونکہ ہم سب اکٹھے آگے قدم بڑھائیں گے تو تبھی دنیا میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچا سکتے ہیں۔ اللہ کرے کہ مسلم اُمّہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو پہچاننے والی ہو تا کہ دنیا میں حقیقی بھائی چارے اور محبت کی فضا قائم ہو جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام دنیا پر لہرانے لگے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

❁❁❁

اس صدی کی سب سے بڑی سائنسی دریافت اور محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب

سی این این ٹی وی کی اینکر Amanpour اپنے پروگرام Imagine A World (جو 10 جولائی کو نشر ہوا) میں پاکستان کا بھلایا ہوا نوبیل انعام یافتہ کے عنوان سے اس صدی کی سب سے بڑی سائنسی دریافت کا ذکر کرتے ہوئے کہتی ہے:۔

پچھلے ہفتے دنیا کے بیشتر ممالک نے خدائی ذرات کی دریافت پر خوشی منائی لیکن پاکستان میں بہرہ کر دینے والی خاموشی تھی۔ ایک ایسی دنیا کا تصور کریں جہاں موت کے سوداگر تو نوازے جاتے ہیں مگر سائنس کی بصیرت رکھنے والا مسترد کر دیا گیا ہے اور بھلا دیا گیا ہے۔

عبدالسلام، پاکستان کے واحد نوبیل انعام یافتہ، پہلے مسلمان جنہوں نے طبیعات کا انعام حاصل کیا اور ابتدائی کام کرنے میں مدد دی جو ہگس بوسون کی دریافت کا موجب بنی۔ جبکہ پاکستانی سکولوں کے نصاب سے اُن کا نام نکال دیا گیا ہے یہ اِس لئے ہے کہ عبدالسلام، جو 1996ء میں فوت ہوئے، احمدی فرقے کے رکن تھے جسے سنی اکثریت بدعتی تصور کرتی ہے۔ یہاں تک کہ پارلیمنٹ کے ایک اقدام کے ذریعے اپنے آپ کو مسلمان نہ کہنے کے پابند کئے گئے ہیں۔

اسکے برعکس ایک اور رسوائے عالم سنی پاکستانی طبیعات دان اے کیو خان جھوٹے طور پر اپنے ملک کے ایٹم بم کا خالق جانا جاتا ہے۔ اگرچہ اس نے ایٹمی ٹیکنالوجی کو خطرناک ترین حکومتوں بشمول ایران، شمالی کوریا اور لیبیا تک پھیلانے کا اعتراف جرم کیا ہے۔

عبدالسلام سرکاری طور پر اپنے ہی ملک میں بھلا دیئے گئے ہیں لیکن ہماری کائنات کو سمجھنے کے بارہ میں انکا کام ہمیشہ زندہ رہے گا۔

http://edition.cnn.com/video/?/video/international/2012/07/10/exp-amanpour-pakistan-laureate.cnn

(ترجمہ۔ انجینئر مظہر الحق خان۔ ربوہ۔ پاکستان)

داڑھی رکھنا انبیاء کا طریق ہے

عرب صاحب نے داڑھی کی نسبت (حضرت مسیح موعودؑ سے۔ ناقل) دریافت کیا حضرت اقدس نے فرمایا کہ ''یہ انسان کے دل کا خیال ہے۔ بعض انگریز تو داڑھی اور مونچھ منڈوا دیتے ہیں۔ وہ اس سے خوبصورتی خیال کرتے ہیں اور ہمیں اس سے ایسی کراہت آتی ہے کہ سامنے ہو تو کھانا کھانے کو جی نہیں چاہتا۔ داڑھی کا جو طریق انبیاء اور راستبازوں نے اختیار کیا ہے۔ وہ بہت پسندیدہ ہے۔ البتہ اگر بہت لمبی ہو جاوے تو کٹوا دینی چاہئے۔ ایک مشت رہے۔ خدا نے یہ ایک امتیاز مرد اور عورت کے درمیان رکھ دیا ہے۔

استرے کی مضرّت

حضرت اقدس نے فرمایا کہ استروں سے بھی بعض وقت زہر اور آتشک کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں استرے کے استعمال کرنے میں بہت احتیاط لازم ہیں۔ اور استرے کا استعمال منہ پر تو بہت خطرناک ہے۔ ہاں غیر مناسب بال جیسا کہ بعض رخسار پر ہوتے ہے یا داڑھی کے زوائد وغیرہ کاٹ دینے چاہئے۔ نہ کہ منڈوانے۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 671)

(عبدالمومن راشد۔ نائب صدر مجلس انصاراللہ بھارت)

دعاؤں کی عادت ڈالیں اور یہی روح اپنی اولاد میں بھی پیدا کریں۔

(ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

اعلان دُعا: ❁ میری بیٹیوں حافظ عطیۃ الرحیم اور بنزہ نعیم نے نویں جماعت میں کامیابی حاصل کی ہے دونوں بچیاں واقفات نو ہیں۔ مزید کامیابیوں کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواستِ دُعا ہے۔

(امۃ الباسط مسرور۔ پاکستان)

❁ محترمہ شریفن بی بی صاحبہ آف جماعت کرڈاپلی اڑیسہ کی صحت وسلامتی کیلئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

❁ مکرم محمد سلیم صاحب آف جماعت احمدیہ کرڈاپلی اڑیسہ کے بیٹے عزیزم ارسلان احمد کا ختنہ ہوا ہے کامل شفایابی کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

مغربی میڈیا اور اسماء النبی ﷺ کی عظیم الشان تجلیات

(قمر داؤد کھوکھر۔ میلبرن، آسٹریلیا)

گزشتہ کچھ عرصہ سے مغربی ممالک میں میڈیا کی طرف سے بھی اور بعض مذہب سے تعصب رکھنے والے افراد کی طرف سے بھی دیرینہ اسلام دشمنی اور بغض کا اظہار موجودہ دور کی الیکٹرونک ایجادات کے ذریعہ کیا جارہا ہے۔ کبھی مذہب اسلام کو اور اس کی حسین تعلیمات کو ہدفِ تنقید بنایا جاتا ہے اور کبھی محسن انسانیت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات پر ناپاک حملوں کی جسارت کی جاتی ہے۔ اس میں کارٹون فلمیں ہوں یا اخبارات وجرائد میں چھپنے والے کارٹون ان سب کا مقصد اہل اسلام کی دلآزاری کے سوا کچھ بھی نہیں۔ لیکن ایک بات جو سب سے اہم ہے کہ یہ سب کچھ اس آزادی کے نام پر کیا جارہا ہے جو ان ممالک کا طرہ امتیاز ہے۔ ایک طرف یہ ممالک آزادی کا نعرہ لگاتے ہیں کہ ہمارے ملک میں ہر ایک شہری کو نہ صرف ہر قسم کے شہری حقوق حاصل ہوں گے بلکہ اسے اپنے عقیدہ کے اظہار، اس پر عمل اور اس کی تشہیر کی بھی اجازت ہوگی۔ اور دوسری طرف اسی مزعومہ آزادی اور حقوق کا سہارا لے کر ان ممالک کے مذہب سے متنفر اور دین اسلام سے تعصب رکھنے والے افراد اور میڈیا دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کی وقتاً فوقتاً نہ صرف دلآزاری کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں بلکہ ان کے جذبات سے کھیلنے کی بھی گھٹیا اور گھناؤنی کوشش کرتے ہیں۔

لیکن ان کی کوششوں سے کیا ہوگا؟ ایک بات جس سے یہ لوگ غافل ہیں کہ مامور زمانہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جب اس زمانے میں اسلام کے احیا اور محبوب خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کے دفاع کے لیے مامور فرمایا تو یہ بھی الہام فرمایا تھا کہ ”دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردے گا۔“ (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد:18 صفحہ: 466-467) اور یہ زور آور حملے کیا ہیں؟ یہ وہ قہری نشان ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مامورین کا انکار کرنے پر زمین اور آسمان سے اس کے مامور کی سچائی کو ظاہر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنی آمد ثانی کی نشانیوں میں یہ بات بیان فرمائی تھی کہ میری آمد ثانی کے وقت پانچ قسم کے زمینی نشانات ظاہر ہوں گے۔ یعنی زلازل، جنگیں، قحط، طاعون اور سیلاب وغیرہ (مرقس باب:13 آیت 7-8، لوقا باب:21 آیت:9-11 و آیت:25، باب:17 آیت: 26-30، متی باب:24 آیت: 7 و آیت:37-39) اور یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ گزشتہ چند سالوں میں دنیا کے کم و بیش تمام براعظموں میں زلازل بھی آئے ہیں، سیلاب اور سونامی نے بھی ملکوں کو ڈبویا ہے اور بعض ممالک میں خشک سالی اور قحط اور مالی بحرانوں نے ملکوں حکومتوں اور عوام الناس کو جھنجوڑا ہے تاکہ وہ ان قہری نشانوں کو دیکھ کر دین اسلام اور محمد مصطفیٰ ﷺ پر ناپاک حملوں سے باز آجائیں اور اپنے خالق کی طرف رجوع کر کے اس کے مامور اور مسیح آخرالزماں کو قبول کرسکیں۔ جیسا کہ ابھی حال ہی میں اکتوبر کے آخر میں آنے والا طوفان Hurricane Sandy جس نے امریکہ میں وہ تباہی مچائی ہے کہ اس کے نتیجہ میں ہونے والے نقصان کا اندازہ 50 بلین ڈالرز لگایا گیا ہے۔ اور یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ یہ اس سال کا دسواں عظیم طوفان تھا جس کا پھیلاؤ 1800 کیلومیٹرز تک تھا۔ گویا اس طوفان نے ایک وسیع علاقہ کو متاثر کیا تھا۔ ایک سال کے اندر دس طوفانوں کا آنا اور دیگر آفات کا دنیا میں ظاہر ہونا آخر کس بات کی نشاندہی کرتا ہے؟

اسمِ محمدؐ کی شان:

جیسا کہ گزشتہ سطور میں یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ اس دور میں مغربی میڈیا کی طرف سے محسن انسانیت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات پر ناپاک حملوں کی جسارت کی جاتی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کو ہدف تنقید بنایا جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک) یہ طرز عمل کوئی نیا نہیں۔ اہل مکہ نے بھی یہی روش اپنائی تھی۔ ان کے سرداروں کا تو کوئی نام لیوا بھی باقی نہ رہا لیکن آج محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام لینے والوں اور آپؐ پر درود پڑھنے والوں سے دنیا کا کوئی خطہ خالی نہیں ہے۔ دنیا کا کوئی براعظم ایسا نہیں ہے جہاں سے ہر روز پانچ بار ”اشھد ان لا الٰہ الاّ اللہ۔ اشھد انّ محمد رسول اللہ“ کی صدائیں بلند نہ ہوتی ہوں۔ دنیا کا کوئی براعظم ایسا نہیں ہے جہاں سے ہر روز پانچ نمازوں کے ادا کرنے والے اللہ کا نام بلند نہ کرتے ہوں اور اپنے محبوب رسول ﷺ پر درود نہ بھیجتے ہوں کہ یہ ان کا دینی فریضہ بھی ہے اور ان کے ایمان و اسلام کی علامت ونشانی بھی ہے۔ اور اگر وقت کے لحاظ سے دیکھیں تو دنیا کا وقت 24 گھنٹوں میں تقسیم ہے یعنی ہر خط طول البلد پر وقت بدل جاتا ہے اور اس حصہ دنیا میں رہنے والے اپنے اپنے وقت پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نام بلند کرتے ہیں۔ اس طرح گویا کہ ہر وقت اور گھڑی یا گھنٹہ نماز کا وقت بن جاتا ہے اور اس طرح گویا ساری دنیا سے ہر گھڑی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نام کا ذکر بلند ہو رہا ہے۔ ایک حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم اس بات سے تعجب نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے قریش کی گالیاں اور لعنتیں کس طرح پھیر دیتا ہے۔ وہ مذمم کو گالیاں دیتے ہیں اور مذمم پر لعنت کرتے ہیں۔ جبکہ میں محمدؐ ہوں۔“ (مشکوٰۃ، باب اسماء النبیؐ حدیث نمبر: 5529)۔ یعنی کفار مکہ جب رسول پاکؐ کا نام بگاڑ کر محمدؐ کے بجائے مذمم کہا کرتے تھے (نعوذ باللہ) تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اسی استہزاء کو انہی پر لوٹا دیا تھا۔ اور ان کے سردار جو اس استہزاء میں پیش پیش تھے اور اللہ اور اس کے رسولؐ کا نام مٹانا چاہتے تھے، بدر اور احد کی جنگوں میں اپنے کیفر کردار کو پہنچے۔ اور اللہ اور اس کے رسولؐ کا نام ملک عرب سے نکل کر اکناف عالم تک پھیلتا چلا گیا۔

تاریخ اسلام اور سیرت رسول ﷺ کی کتب یہ بتاتی ہیں کہ رسول اللہ کی ولادت کے بعد آپ کا نام مبارک ”محمدؐ“ رکھا گیا اور عام طور پر یہی بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کے دادا عبدالمطلب نے یہ نام رکھا تھا۔ امام ابن قیمؒ نے اپنی کتاب ’زادالمعاد‘ میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی روایت سے یہ بات تحریر کی ہے کہ عبدالمطلب نے رسول اللہ ﷺ کا پیدائش کے ساتویں روز ختنہ کیا اور ایک دعوت کی اور محمدؐ نام رکھا۔ (جلد اول ص:104) اللہ عزّ وجل نے بھی قرآن کریم میں رسول اللہ ﷺ کو اسی نام سے مخاطب فرمایا ہے۔ اور حسب ذیل چار مقامات پر یہ نام مذکور ہے:

(1) وَمَا مُحمّدٌ اِلا رسول.

...(آل عمران 3 آیت:145)

(2) مَا كَانَ مُحمّدٌ اَبَا اَحدٍ

.....(الاحزاب 33 آیت:41)

(3) وآمِنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلیٰ مُحمّد

....(محمد 47 آیت:3)

(4) مُحمّدٌ رَّسولُ اللهِ وَالّذِینَ مَعَه..

..(الفتح 48 آیت:30)

جبکہ توریت میں بھی آنے والے عظیم الشان رسول کا نام محمدؐ ہی بتایا گیا تھا لیکن بدقسمتی سے بائبل نویسوں نے تراجم در تراجم کرتے ہوئے اس نام کا بھی ترجمہ کرڈالا اور اصل نام پردہ اخفاء میں چلا گیا۔ جیسا کہ بائبل کی کتاب غزل الغزلات جو کہ حضرت سلیمانؑ کی طرف منسوب کی جاتی ہے اور اس ساری کتاب کو ایک روحانی تمثیل (Spiritual Allegory) قرار دیا جاتا ہے۔ اس کتاب کے باب:5 کی آیت:16 میں عبرانی زبان میں یہ لکھا ہے: ”خِلُّو محمدیم زہ دودی و زہ رَعی بلوث یروشلیم“ جس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ ’وہ تو ٹھیک محمدؐ ہے۔ میرا خلیل میرا حبیب یہی ہے اے یروشلم کی بیٹیو‘ جبکہ بائبل کا ترجمہ کرنے والوں نے لفظ محمدیم کا ترجمہ ’سراپا عشق انگیز‘ کر دیا ہے اور انگلش تراجم میں اس کا ترجمہ "Altogather lovely" ملتا ہے۔

یہاں قارئین کی دلچسپی کے لیے دو انگلش تراجم ذیل میں درج کیے جاتے ہیں تاکہ قارئین ان تراجم کا تجزیہ کر کے خود نتیجہ اخذ کرسکیں کہ بائبل نویسوں نے تراجم کرتے وقت کیا کیا غضب ڈھائے ہیں۔ مثلاً اس آیت کا کنگ جیمز کے معروف نسخوں میں ترجمہ یہ ہے کہ:

" His mouth is most sweet: yea, he is altogather lovely. This is my beloved, and this is my friend,
O daughters of Jerusalem."
(Solomon's Song;5;16)

جبکہ آسٹریلیا سے ترجمہ ہو کر شائع کی جانے والی بائبل 'Good News Bible' میں اس آیت کا ترجمہ اس طرح ملتا ہے کہ:

"His mouth is sweet to kiss; everything about him enchants me. That is what my lover is like ,
women of Jerusalem."(Song of Songs;5:16)

اسی طرح اردو بائبل میں یہ آیت اس طرح درج کی گئی ہے کہ: ”اس کا منہ از بس شیریں ہے۔ ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے۔ اے یروشلم کی بیٹیو! یہ ہے میرا محبوب۔ یہ ہے میرا پیارا۔“

(غزل الغزلات، باب:5 آیت:16)

دلچسپ امر یہ ہے کہ اتنی واضح تبدیلیوں کے بعد بھی عیسائیوں کا یہ دعویٰ ہے کہ بائبل خدا کا کلام ہے۔ تاہم، رسول اللہ ﷺ کا نام محمدؐ آپؐ کی پیدائش کے بعد رکھا گیا۔ قرآن میں بھی یہی نام مذکور ہے اور بائبل کی پیشگوئیوں میں بھی یہی نام ملتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا دوسرا نام احمد ہے جس کا ذکر حضرت عیسیٰؑ کی پیشگوئی میں ملتا ہے۔

جسے قرآن کریم کی سورہ صف 61 کی آیت:7 میں کیا گیا ہے۔ اور احادیث میں بھی مذکور ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ”حضرت جبیر بن مطعمؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ہوں، احمد ہوں اور ماحی ہوں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے۔ اور میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد نبی نہ ہو۔“ (مشکوٰۃ، باب: اسماء النبیؐ حدیث: 5527) ایک دوسری حدیث میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے کئی نام بیان فرمایا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا میں محمدؐ ہوں اور احمد ہوں، میرا نام المُقفّی، الحاشر، نبی التوبہ اور نبی الرحمۃ ہے۔ (مشکوٰۃ، باب: اسماء النبیؐ حدیث: 5528)

اسی طرح سنن دارمی میں ایک روایت آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”میں حبیب اللہ ہوں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔“ (مشکوٰۃ، باب: فضائل سید المرسلینؐ، فصل دوم، حدیث: 5514)

جہاں تک عربی لفظ محمد کا تعلق ہے تو یہ حمد کا مفعول ہے جس میں مبالغہ پایا جاتا ہے اور اس کا مطلب ہے ”بہت تعریف کیا گیا“۔ یعنی آپؐ کی تعریف سب سے زیادہ کی جاتی ہے۔ اور پیدائش کے وقت آپؐ کا نام محمدؐ رکھے جانے میں بھی یہی حکمت پنہاں تھی کہ آئندہ چل کر اس وجود باجود کی سب سے زیادہ تعریف کی جائے گی۔ آپؐ کا دوسرا نام احمد بھی عربی کے لفظ حمد سے بنا ہے اور اَفعلُ التّفضِیل کے وزن پر ہے۔ اور اس کا معنیٰ یہ ہوگا کہ ”آپؐ نے اللہ کی دوسروں سے زیادہ حمد کی۔“ یا ”آپؐ اللہ کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والے ہیں۔“

حضرت علامہ امام ابن قیمؒ نے رسول اللہ ﷺ کے مبارک ناموں سے متعلق اپنی کتب میں سیر حاصل بحث کی ہے۔ ایک جگہ تحریر کرتے ہیں۔ ”آپؐ کے اسمائے مبارکہ محض ستائش بیان کرنے کے لیے صفاتی نام نہیں بلکہ اسمائے مشتقہ ہیں جو مکمل طور پر صفاتِ مدح وکمال کے ترجمان ہیں۔“ (زاد المعاد، فصل فی اسمائہ ﷺ۔ جلد: اول صفحہ: 108)

دوسرے مقام پر امام صاحبؒ فرماتے ہیں کہ: ”محمدؐ کا لفظ حمد کے کثیر خصائل کی حامل ہستی پر بولا جائے گا۔ اور احمد کا مطلب دوسروں سے زیادہ حمد کا سزاوار ہوتا ہے۔ پس محمدؐ کثرت وکمیتِ حمد اور احمدؐ صفت وکیفیتِ حمد کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ الحاصل رسول اللہ ﷺ دوسروں سے زیادہ حمد کے سزاوار اور دوسروں سے زیادہ افضلیت کے حامل ہیں۔ آج تک انسانی معاشرہ نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی کی حمد نہیں کی۔ یہ دونوں آپؐ کے نام ہیں۔ مدح اور معنیٰ کے لحاظ سے یہ دونوں نام سب سے بلیغ اور کامل ہیں۔..... دوسرے یہ دونوں نام رسول اللہ ﷺ کے اخلاق و اوصافِ حمیدہ کے مظہر ہیں اس وجہ سے آپ محمدؐ اور احمدؐ دونوں اسمائے مبارکہ کے مستحق ہیں۔ زمین و آسمان اور دنیا و آخرت کی تمام مخلوق آپ کے خصائل حمیدہ کے باعث آپؐ کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ اور یہ اوصاف و خصائل اتنے ہیں کہ ان کی تعداد حساب و شمار سے باہر ہے۔“ (زاد المعاد، فصل فی اسمائہ ﷺ، جلد: اول صفحہ: 114)

امام صاحب موصوف مزید فرماتے ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ کے اسماء دو قسم کے ہیں۔ ایک تو وہ جو آپؐ کے لیے خاص ہیں اور دوسرا کوئی رسول اس میں شریک نہیں جیسے محمد، احمد، عاقب، حاشر، المُقفّی اور نبی الملحمہ۔ دوسرے وہ اسماء جن میں دوسرے رسول بھی آپؐ کے ساتھ شریک ہیں لیکن ان میں آپ کو کمال حاصل ہے۔ پس ان صفات میں کمال آپ کے لیے خاص ہے نہ کہ اصل صفت جیسے رسول، نبی، عبد، شاہد، مبشر، نذیر، نبی رحمت اور نبی توبہ۔ اور اگر آپؐ کی ہر صفت سے آپؐ کا نام بنایا جائے تو آپؐ کے نام دو سو سے بھی زیادہ ہو جائیں گے۔ جیسے صادق، مصدوق، رؤف اور رحیم وغیرہ۔ اور اسی کے متعلق کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور نبی ﷺ کے لیے بھی ہزار نام ہیں اور ایسا کہنے والے ابوالخطاب بن دحیہ ہیں۔“ (زاد المعاد، فصل فی اسمائہ ﷺ۔ جلد: اول صفحہ: 110-109)

اسی طرح امام جلال الدین سیوطی اپنی مشہور کتاب ”اکلیل فی استنباط التنزیل“ کے آخر میں تحریر کرتے ہیں کہ: ”قرآن کریم میں نبی کریم ﷺ کے ستر (70) نام بصراحت درج ہیں۔“ امام سیوطی نے جن اسماء النبی کی طرف اشارہ کیا ہے قارئین کی دلچسپی کے لیے قرآن کریم میں مذکور چند اسماء النبی ﷺ ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

طٰہٰ، یٰسین، المزمّل، المدثّر، عبداللہ، الانسان، نور، ذکر، سراج منیر، خاتم النبیین، رحمۃ اللعالمین، شھید، النبی الامی، شاھداً، مبشراً، نذیراً، داعیاً الیَ اللہِ، بشیر، عزیز، حریصٌ لیکم، رؤفٌ، رحیم، اولیٰ، مصدّق۔ (24)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسماء النبی سے متعلق دیا جانے والا علم لدُنّی:

جیسا کہ ابتدائی سطور میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ مامور زمانہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں اسلام کے احیاء اور محبوب خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کے دفاع کے لیے مامور فرمایا تھا۔ جیسا کہ خود سیدنا حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لیے بھیجا ہے تاکہ میں اس پر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی عظمتیں ظاہر کروں۔“ (برکات الدعا صفحہ: 23) لہذا یہ ضروری تھا کہ آپؑ کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ کی عظمت پہلے سے بڑھ کر ظاہر ہوتی۔ اور اس کا ثبوت سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر فرمودہ کتب اور آپؑ کے ملفوظات ہیں جو اسلام اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمتِ شان، ارفع و اعلیٰ مقام اور علو مرتبت کے عظیم الشان مضامین پر مشتمل ہیں۔ حضور علیہ السلام نے بھی اپنی کتب اور ملفوظات میں اسماء النبی ﷺ سے متعلق بے شمار معرفت کے نکات بیان فرمائے ہیں مثلاً سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی عربی کتاب نجم الھدیٰ میں محمدؐ نام کی عظمت بیان فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

”والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ النبی الامی محمدٍ ﷺ احمد الذی کان اسماہ ھٰذان اوّل اسماءٍ عُرضت علیٰ آدم بما کانا علّۃً غائیۃً للنشاَۃ الاولیٰ وکانا فی علم اللہ اشرف و اقدم فھو اول النبیین درجۃً بھٰذین الاسمین۔ ترجمہ: ”اور اس کے رسولِ اُمیّ پر درود وسلام ہو جس کا نام محمدؐ اور احمدؐ ہے۔ یہ دونوں نام اس کے وہ ہیں کہ جب حضرت آدم کے سامنے تمام چیزوں کے نام پیش کیے گئے تھے تو سب سے اوّل یہی دو نام پیش ہوئے تھے۔ کیونکہ اس دنیا کی پیدائش میں وہی دو نام علّتِ غائی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے علم میں وہی اشرف اور اقدم ہیں۔ پس آنحضرت ﷺ بوجہ ان دونوں ناموں کے تمام انبیاء علیہ السلام سے اول درجہ پر ہیں۔“

(نجم الھدیٰ، روحانی خزائن جلد: 14 صفحہ: 4-3 یہ ترجمہ خود حضورؑ کا ہی ہے)

ایک دوسرے موقعہ پر حضور علیہ السلام نے فرمایا: ”یہی بات سچ ہے کہ اس نام کا مستحق اور واقعی حقدار ایک تھا جو محمدؐ کہلایا۔ یہ دادِ الٰہی ہے۔ جس کے دل و دماغ میں چاہے یہ قوتیں رکھ دیتی ہے۔ اور خدا خوب جانتا ہے کہ ان قوتوں کا محل اور موقع کون ہے۔ ہر ایک کا کام نہیں کہ اس راز کو سمجھ سکے۔ اور ہر ایک کے منہ میں وہ زبان نہیں جو یہ کہہ سکے کہ اِنّی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔ جب تک روح القدس کی خاص تائید نہ ہو یہ کام نہیں نکل سکتا۔ رسول اللہ میں وہ ساری قوتیں اور طاقتیں رکھی گئی تھیں جو محمدؐ بنا دیتی ہیں۔ (الحکم 17 جنوری 1901ء صفحہ: 3 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 2 صفحہ 202 مطبوعہ قادیان اگست 2004ء)

محمد ﷺ کے وجود میں تمام انبیاء کی شانیں جمع ہیں:

دوسرا عظیم الشان نکتہ اس تعلق میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تمام انبیاء کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں۔ اور تمام سابقہ انبیاء کی شانیں آپؐ کی ذات پاک میں جمع کر دی گئیں تھیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

”قرآن شریف سے ثابت ہے کہ ہر ایک نبی آنحضرت ﷺ کی امت میں داخل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لتؤمننّ بہٖ ولتنصرنہ۔ پس اس طرح تمام انبیاء علیہم السلام آنحضرت ﷺ کی امت ہوئے۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد: 21 صفحہ: 300)

اور ایک دوسرے مقام پر اس امر کی مزید وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

”ہمارے نبی ﷺ تمام انبیاءؑ کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں کیونکہ وہ وجود پاک جامع کمالات متفرقہ ہے۔ پس وہ موسیٰ بھی ہے اور عیسیٰ بھی اور آدم بھی اور ابراہیم بھی اور یوسف بھی اور یعقوب بھی۔ اِسی کی طرف اللہ جلّ شانہ اشارہ فرماتا ہے فبھٰدٰھم اقتدہ یعنی اے رسول تو ان تمام ہدایات متفرقہ کو اپنے وجود میں جمع کر لے۔ جو ہر ایک نبی خاص طور پر اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ پس اس سے ثابت ہے کہ تمام انبیاء کی شانیں آنحضرت ﷺ کی ذات میں شامل تھیں اور درحقیقت محمد ﷺ کا نام اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیونکہ محمد کے یہ معنے ہیں بغایت تعریف کیا گیا۔ اور غایت درجہ کی تعریف تبھی متصور ہو سکتی ہے کہ جب انبیاء کے تمام کمالاتِ متفرقہ اور صفات خاصہ، آنحضرت ﷺ میں جمع ہوں۔ چنانچہ قرآن کریم کی بہت سی آیتیں جن کا اس وقت لکھنا موجب طوالت ہے اسی پر دلالت کرتی بلکہ بصراحت بتلاتی ہیں کہ آنحضرت کی ذاتِ پاک باعتبار اپنی صفات اور کمالات کے مجموعہ انبیاء تھی۔ اور ہر ایک نبی نے اپنے وجود کے ساتھ مناسبت پا کر یہی خیال کیا کہ میرے نام وہ آنے والا ہے۔ اور قرآن کریم ایک جگہ فرماتا ہے کہ سب سے زیادہ ابراہیمؑ سے مناسبت رکھنے والا یہ نبی ہے۔ اور بخاری میں ایک حدیث ہے جس میں آنحضرت ﷺ

فرماتے ہیں کہ میری مسیح سے بشدت مناسبت ہے۔ اوراس کے وجود سے میرا وجود ملا ہوا ہے۔پس اس حدیث میں حضرت مسیح ؑ کے اس فقرہ کی تصدیق ہے کہ وہ نبی میرے نام پر آئے گا۔سو ایسا ہی ہوا کہ ہمارا مسیح ﷺ جب آیا تو اس نے مسیح ناصری کے ناتمام کاموں کو پورا کیا۔اوراس کی صداقت کے لیے گواہی دی۔اوران تہمتوں سے اس کو بری قرار دیا جو یہود اور نصاریٰ نے اس پر لگائی تھیں اور مسیح کی روح کو خوشی پہنچائی۔‘‘(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد: 5صفحہ: 343)

اسم ’ احمد ‘ کی ارفع شان:

حضرت اما جلال الدین سیوطیؒ اپنی کتاب ’الخصائص الکبریٰ‘ میں حضرت انسؓ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ’’ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا کہ جولوگ احمدؐ پر ایمان نہیں لائیں گے میں ان کوجہنم میں داخل کروں گا خواہ کوئی بھی ہو۔موسیٰؑ نے پوچھا احمدؐ کون ہیں؟ اللہ نے فرمایا کہ ان سے زیادہ میرے نزدیک معزز میں نے کسی مخلوق کو پیدا نہیں کیا ہے۔زمین وآسمان کی تخلیق سے پہلے ہی میں نے ان کا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھ لکھ رکھا ہے۔جنت اس وقت تک ہر ایک مخلوق پر حرام ہوگی جب تک کہ احمدؐ اوران کی اُمت سب سے پہلے اس میں داخل نہ ہولیں۔حضرت موسیٰؑ نے ان کی امت کے بارہ میں پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں۔تو اللہ نے فرمایا **الحمّادون** یعنی وہ بڑی حمد کرنے والے لوگ ہیں۔ وہ چڑھائی پر چڑھتے ہوئے بھی اللہ کی حمد کرتے ہیں اور اترتے ہوئے بھی اللہ کی حمد کرتے ہیں......(**کفایۃ اللبیب فی خصائصِ الحبیب [الخصائص الکبریٰ] جلد:1 صفحہ:12، بحوالہ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم**)

اس تعلق میں تیسرا نکتہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کے دوسرے نام ’احمدؐ‘ کی عظمت کے حوالہ سے بیان فرمایا ہے۔حضور علیہ السلام اپنی عربی کتاب نجم الھدیٰ میں تحریر فرماتے ہیں:

’’ **حمدہ روح النبی بحمدٍ لایبلغ فکرٌ الی اسرارہٖ۔ ولا تدرك ناظرۃٌ حدود انوارہٖ۔ و بالغ فی الحمد حتّٰی غاب وفنا فی اذکارہٖ۔**‘‘

ترجمہ: نبی ﷺ کی روح نے اللہ تعالیٰ کی وہ تعریف کی جو کوئی فکر اس کے بھیدوں تک نہیں پہنچ سکتا۔اورکوئی آنکھ اس کے نوروں کی حدود کو پا نہیں سکتی۔اوراس نے خدا کی تعریف کو کمال تک پہنچایا یہاں تک کہ اس کے ذکروں میں گم اور فنا ہوگیا۔

(نجم الھدیٰ، روحانی خزائن جلد:14 صفحہ:6-5 یہ ترجمہ خود حضورؑ کا ہی ہے)

اوراسی کتاب میں ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

’’ **فما فارت قلوب الآخرین للحمد کما فار قلبُ نبینا لحمدِ منعمٍ تولّٰی امرہٗ وحدہٗ من جمیع الانحاء فلاجل ذالك ما سُمّی احدٌ منھم باسم احمد فانّہٗ ما اثنی علیَ اللہ احدٌ منھم کمحمدٍ** ﷺ۔‘‘

ترجمہ:’’پس دوسروں کے دل حمد الٰہی کے لیے ایسے جوش میں نہ آسکے جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ کا دل جوش میں آیا۔کیونکہ ان کے ہر ایک کام کا خدا ہی متولّی تھا۔پس اس وجہ سے کوئی نبی یا رسول پہلے نبیوں اور رسولوں میں سے احمدؐ کے نام سے موسوم نہیں ہوا۔کیونکہ ان میں سے کسی نے خدا کی توحید اور ثناء ایسی نہیں کی جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے۔‘‘ (نجم الھدیٰ، روحانی خزائن جلد:14 صفحہ:7، یہ ترجمہ خود حضورؑ کا ہی ہے)

محمد اور احمد دو جدا جدا کمال ہیں:

چوتھا نکتہ اسماء النبی ﷺ کے حوالہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دو مبارک نام محمدؐ اور احمدؐ دراصل دو جدا جدا کمال ہیں۔اس نکتہ کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک مجلس میں آپؑ نے فرمایا کہ:

’’ آپؐ کے مبارک ناموں میں سِر یہ ہے کہ محمدؐ اور احمدؐ جو دو نام ہیں ان میں دو جدا جدا کمال ہیں۔ محمدؐ کا نام جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے جو نہایت درجہ تعریف کیا گیا ہے۔اوراس میں ایک معشوقانہ رنگ ہے۔کیونکہ معشوق کی تعریف کی جاتی ہے۔پس اس میں جلالی رنگ ہونا ضروری ہے۔مگر احمدؐ کا نام اپنے اندر عاشقانہ رنگ رکھتا ہے کیونکہ تعریف کرنا عاشق کا کام ہے۔وہ اپنے محبوب اور معشوق کی تعریف کرتا ہے۔اس لیے جیسے محمدؐ محبوبانہ شان میں جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے اسی طرح احمدؐ عاشقانہ شان میں ہوکر غربت اور انکساری کو چاہتا ہے۔اس میں ایک سِر یہ تھا کہ آپؐ کی زندگی کی تقسیم دو حصوں پر کردی گئی۔ایک تو مکی زندگی ہے جو تیرہ برس کے زمانہ کی ہے۔اور دوسری وہ زندگی جو مدنی زندگی ہے اور وہ دس برس کی ہے۔

مکہ کی زندگی میں اسم احمدؐ کی تجلّی تھی۔اس وقت آپؐ کی دن رات خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وبکا اور طلب استعانت اور دعا میں گذرتی تھی۔اگر کوئی شخص آپ کی اس زندگی کے بسر اوقات پر پوری اطلاع رکھتا ہو تو اسے معلوم ہوجائے گا کہ جو تضرّع اور زاری آپؐ نے اس مکی زندگی میں کی ہے وہ کبھی کسی عاشق نے اپنے محبوب ومعشوق کی تلاش میں کبھی نہیں کی اور نہ کرسکے گا۔پھر آپؐ کی تضرّع اپنے لیے نہ تھی بلکہ یہ تضرّع دنیا کی حالت کی پوری واقفیت کی وجہ سے تھی۔خدا پرستی کا نام و نشان چونکہ مٹ چکا تھا اور آپؐ کی روح اور خمیر میں اللہ تعالیٰ میں ایمان رکھ کر ایک لذت اور ایک سرور آچکا تھا۔اور فطرتاً دنیا کو اس لذت اور محبت سے سرشار کرنا چاہتے تھے۔ادھر دنیا کی حالت کو دیکھتے تھے تو ان کی استعدادیں اور فطرتیں عجیب طرز پر واقع ہو چکی تھیں۔اور بڑے مشکلات اور مصائب کا سامنا تھا۔غرض دنیا کی اس حالت پر آپؐ گریہ وزاری کرتے تھے اور یہاں تک کرتے تھے کہ قریب تھا کہ جان نکل جاتی۔اسی کی طرف اشارہ کرکے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **لعلّك باخعٌ نفسك اَلاّ یکونوا مؤمنین** [الشعراء:4] یہ آپؐ کی متضرعانہ زندگی تھی۔اور اسم احمدؐ کا ظہور تھا۔اس وقت آپ ایک عظیم الشان توجہ میں پڑے ہوئے تھے۔اس توجہ کا ظہور مدنی زندگی اور اسم محمدؐ کی تجلّی کے وقت ہوا جیسا کہ اس آیت سے پتہ لگتا ہے: **وَ اسْتَفْتَحُوا وَ خَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ**[ابراھیم:16] (ملفوظات جلد:2صفحہ:178-179)

اسماء النبیؐ دراصل صفات الٰہیہ کے مظہر ہیں:

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں پانچواں نکتہ عظیمہ یہ بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دونوں نام محمدؐ اور احمدؐ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمان اور رحیم کے کامل مظہر ہیں۔اس پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔:

’’ **انّ اللہ سمّاہ محمداً و احمد وما سمّٰی بھما عیسیٰ و کلیماً و اشرکہ فی صفتہِ الرحمٰن و الرَّحیم بما کان فضلہٗ علیہ عظیماً۔**

(اعجاز المسیح۔روحانی خزائن جلد:18ص: 107-108)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کا نام محمدؐ اور احمدؐ رکھا۔اوراس نے ان ناموں سے عیسیٰؑ اور موسیٰ کلیم اللہ کو نہیں پکارا۔اوراس نے آپ کو اس وجہ سے کہ آپ پر اس کا بڑا فضل تھا اپنی صفت رحمان اور رحیم میں شریک بنایا۔

اوراس نکتہ عظیمہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

(ترجمہ از عربی عبارت)’’اگر تم سوال کرو کہ خلق عظیم کیا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ آپؐ رحمان اور رحیم ہیں اور آپؐ کو یہ دونوں نور اس زمانہ سے عطا کیے گیے ہیں جبکہ حضرت آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔اور آپؐ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کا نام و نشان بھی موجود نہ تھا۔اور اللہ تعالیٰ نے جو نور ہی نور ہے ارادہ کیا کہ وہ ایک نور کو پیدا کرے تب اس نے اس درِیتیم یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کو پیدا کیا۔اور آپ کے دونوں ناموں کو اپنی ان دونوں صفات میں شریک ٹھہرایا جس کی وجہ سے آپ ہر قلب سلیم پر فوقیت لے گئے۔اور آپ کے یہ دونوں نام قرآن کریم کی تعلیم میں درخشاں ہیں۔اور ہمارے نبی کریم ﷺ کا روحانی وجود حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے نوروں سے مرکب ہے۔جیسا کہ وہ خدا تعالیٰ کی صفات رحمان اور رحیم سے مرکب ہے۔ پس اس ترکیب نے تقاضہ کیا کہ آپ کو یہ عجیب و غریب مقام عطا ہو۔اسی لیے خدا تعالیٰ نے آپؐ کا نام **محمد** بھی رکھا اور **احمد** بھی۔

اور آپؐ خدا تعالیٰ کے نورِ جمال اور نورِ جلال کے وارث ہیں۔اوراس شان میں آپؐ منفرد ہیں۔اور آپؐ کو محبوبیت کی شان بھی عطا کی گئی ہے۔اور محبّوں والا دل بھی آپؐ کو عنایت کیا گیا ہے۔جیسا کہ یہ دونوں شانیں رب العالمین میں پائی جاتی ہیں۔پس آپؐ محمودین اور حامدین دونوں کے برگزیدہ ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اپنی ان دونوں صفات میں شریک کیا ہے اور اپنی ان دونوں رحمتوں سے آپؐ کو حصہ وافر عطا فرمایا ہے۔‘‘ (**اعجاز المسیح**۔روحانی خزائن جلد:18ص: 118-120)

پس مغربی دنیا جتنی چاہے محمد رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرلے ، جتنا چاہے اس پاک نام کو مٹانے کے منصوبے بنالے اور جتنی چاہے اس نام کی توہین کی ناپاک کوششیں کرلے یہ نام تو بڑھنے اور پھلنے پھولنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے دنیا میں ظاہر فرمایا ہے۔جیسا کہ خود خالق کائنات نے یہ اعلان فرمایا تھا: **و رفعنا لك ذکرك** (الانشراح،آیت:5) (کہ اے محمدؐ) ہم نے تیرا ذکر تیرے لیے بلند کردیا ہے۔اور درحقیقت اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیبؐ کا ذکر تو اس قدر بلند کردیا ہے کہ دنیا کے ہر خطہ میں جہاں بھی مسلمان بستے ہیں اللہ کے نام کے ساتھ محمد رسول اللہ ﷺ کا ذکر بھی بلند ہو رہا ہے۔ان کی ہر مجلس، محفل، گھر، گلی اور شہر میں اسی محبوب نام کے چرچے ہیں۔یہی نہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو اس نام سے واقف نہ تھے وہ بھی اس نام اور اس عظیم الشان وجود باجود کی طرف توجہ کرتے نظر آتے ہیں۔اور منشاء ایزدی نے بھی یہی چاہا کہ اسی طریق پر محمد رسول اللہ ﷺ کی قبولیت کو دنیا بھر میں پھیلایا جائے اور کوئی نہیں جو اللہ عزّ وجل کی اس تقدیر کو روک سکے۔

تبدیلی منیجر اخبار بدر قادیان

قارئین بدر کو مطلع کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اخبار بدر کے نئے منیجر مکرم حفیظ احمد الہ دین صاحب مقرر ہوئے ہیں۔دفتری خط وکتابت اور دیگر معاملات برائے اخبار بدر کیلئے موصوف سے رابطہ کریں۔ (موبائل) 094640-66686

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون

سید شمشاد احمد ناصر۔ مبلغ سلسلہ لاس اینجلس۔ امریکہ

میں نے اپنے عنوان میں قرآن کریم کی ایک آیت لکھی ہے جس کا ترجمہ ہے کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ سورۃ البقرہ کی اس آیت کریمہ کے ساتھ والی دیگر آیات کا ترجمہ بھی لکھتا ہوں، یہ آیات ۱۵۴ سے ۱۵۸ تک ہیں۔ ارشاد خداوندی یوں ہے: فرمایا

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو صبر اور دعا کے ذریعہ سے اللہ کی مدد مانگو۔ اللہ یقینا صابروں کے ساتھ ہوتا ہے، اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں ان کے متعلق یہ مت کہو کہ وہ مردہ ہیں وہ مردہ نہیں ہیں بلکہ زندہ ہیں مگر تم نہیں سمجھتے۔ اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی کے ذریعہ سے ضرور آزمائیں گے اور اے رسول! تو ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادے، جن پر جب بھی کوئی مصیبت آئے گھبراتے نہیں بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر انکے رب کی طرف سے برکتیں نازل ہوتی ہیں اور رحمت بھی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

(سورۃ البقرہ ۱۵۸۔۱۵۴)

ان آیات کا ترجمہ لکھنے کا مقصد آپ کی توجہ ایک اہم خبر اور پریس ریلیز کی طرف کرانا ہے۔

لیجئے سب سے پہلے پریس ریلیز ہی پڑھ لیں، یہ پریس ریلیز جماعت احمدیہ کے اخبار روزنامہ الفضل ۵ دسمبر ۲۰۱۲ء میں صفحہ اوّل پر شائع ہوئی ہے، اس کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

پریس ریلیز:

نامعلوم مسلح افراد نے احمدیہ قبرستان لاہور کی ۱۲۰ قبروں کے کتبے توڑ دیئے

مورخہ ۲ دسمبر ۲۰۱۲ء کی رات ۱۰ سے ۱۵ نامعلوم مسلح نقاب پوش افراد ماڈل ٹاؤن لاہور میں واقع احمدیہ قبرستان میں زبردستی داخل ہوئے اور انہوں نے گورکن اور چوکیدار کو تشدد کا نشانہ بنا کر رسیوں سے باندھ دیا۔ بعد ازاں انہوں نے اوزاروں کی مدد سے ۱۲۰ قبروں کے کتبے توڑ دیئے اور فرار ہو گئے۔ جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے ماڈل ٹاؤن لاہور میں احمدیہ قبرستان کی بے حرمتی اور احمدیوں کی قبروں کے کتبے توڑنے کو انتہائی شرمناک قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کی ہے۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے کہا کہ گزشتہ کچھ عرصے سے مسلسل ایسے واقعات ہو رہے ہیں جن میں احمدیوں کی قبروں کی بے حرمتی کی گئی ہے اور کتبے توڑنے کے ساتھ ساتھ بعض جگہوں پر قبروں کو بھی مسمار کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے دنیاپور ضلع لودھراں کے احمدیہ قبرستان میں قبروں کی بے حرمتی کی مثال دی۔ ترجمان نے مزید کہا کہ جماعت کے معاندین تو اپنے تعصب میں اندھے ہو کر اس طرح کی بے سروپا کارروائیاں کرتے ہی ہیں، افسوس اور تعجب تو پولیس کے رویے پر ہے جس کا کام ہر شہری کو قانون کا تحفظ فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے اس ضمن میں بتایا کہ ۴ ستمبر کو جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں پولیس نے مخالفین کو خوش کرنے کے لئے احمدیوں کی قبروں کے کتبوں کو نہ صرف توڑا بلکہ جاتے ہوئے ان کتبوں کو ساتھ بھی لے گئے۔ انہوں نے ماڈل ٹاؤن کے قبرستان میں احمدیوں کی قبروں کے کتبے توڑے جانے پر پولیس کے رویے کو ناقابل فہم قرار دیا اور کہا کہ اتنی دیر گذر جانے تک پولیس نے ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی۔ جو اس ضمن میں پولیس کے کردار کو مشکوک ٹھہراتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری انتظامیہ آئین پاکستان کے آرٹیکل ۲۰ کے تحت دیئے گئے انسانی حقوق کے تحفظ میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ زندگی میں تو احمدیوں کے جان و مال محفوظ نہیں لیکن دنیا سے گذر جانے کے بعد بھی اس طرح کا سلوک انسانیت کی توہین ہے۔ انہوں نے اس طرح کی کارروائیوں میں ملوث افراد کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ مخالفین مت بھولیں کہ انہیں اپنے اعمال کا جواب اللہ تعالیٰ کے حضور دینا ہے اور اس طرح کے گھناؤنے اقدام کر کے وہ اللہ کے غضب کو دعوت دے رہے ہیں۔‘‘

پریس ریلیز کا ایک ایک لفظ حالات کی منہ بولتی تصویر ہے جس پر سب احمدی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون کہتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہی حکم ہے جو قرآن کریم میں نازل ہوا ہے۔ اور ہمارے پیارے نبی آنحضرت ﷺ کی یہی سنت مبارکہ تھی کہ آپؐ کو جب بھی کوئی تکلیف پہنچتی تھی آپ دعا اور صبر جیسے عظیم الشان ہتھیاروں سے کام لیتے تھے اور اپنا سارا معاملہ خدا کے حضور رکھتے اور دعا کرتے کہ اے اللہ میں اپنا شکوہ اور اپنا سارا حال تیرے حضور ہی بیان کرتا ہوں۔ تو ہی ان لوگوں کو ہدایت

ہند سماچار

The Daily Hind Samachar

بین الاقوامی خبریں — جالندھر — بدھوار 5 دسمبر 2012 — صفحہ 6

www.hindsamachar.in

پاکستان: احمدیوں کی قبروں کے کتبوں کی توڑ پھوڑ

صرف لاہور میں 100 سے زائد کتبے توڑ دیئے گئے۔ پولیس کا مقدمہ درج کرنے سے انکار

اسلام آباد 4 دسمبر (ان) پاکستان کے صوبہ پنجاب کے دار الحکومت لاہور میں جماعت احمدیہ کے قبرستان میں نامعلوم مسلح افراد نے ایک سو سے زائد قبروں کے کتبوں کو توڑ دیا ہے یا گرا دیا ہے۔ جماعت احمدیہ نے قبروں کے کتبوں کو گرانے کے واقعہ پر مقدمے کے اندراج کے لیے درخواست دی تاہم پولیس نے مقدمہ درج نہیں کیا ہے۔ یہ کارروائی اتوار کی رات لاہور کے علاقے ماڈل ٹاؤن میں واقع جماعت احمدیہ کے قبرستان میں کی گئی جہاں ایک سو سے زائد قبروں کے کتبوں کو توڑ دیا گیا یا گرایا گیا۔ قبرستان کے سیکورٹی اہلکار کے مطابق دس سے پندرہ نقاب پوش مسلح افراد قبرستان میں داخل ہوئے جنہوں نے وہاں موجود سیکورٹی اہلکار اور گورکن کو تشدد کا نشانہ بنایا۔ سیکورٹی اہلکار نے بتایا کہ نقاب پوش افراد نے اوزاروں سے مختلف قبروں کے کتبوں کو توڑ اور وہاں سے فرار ہو گئے۔ اس سے پہلے پنجاب کے علاقے دنیا پور میں جماعت احمدیہ کے قبرستان میں نامعلوم افراد نے قبروں کی بے حرمتی کی تھی جبکہ فیصل آباد اور حافظ آباد میں بھی جماعت احمدیہ کے قبرستان میں مقامی پولیس نے ان قبروں کے کتبوں کو مسمار کر دیا تھا جن پر قرآنی آیات لکھیں تھیں۔ ایک احمدی نے اپنے رشتہ دار کی قبر کی بے حرمتی پر یہ سوال اٹھایا کہ کونسا مذہب ہے جو مردوں اور قبروں کی توہین کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ ان کے بقول ہم کمزور لوگ ہیں اور ہم اس طرح کی کارروائی کا جواب اسی انداز سے نہیں دے سکتے۔

جماعت احمدیہ نے ہمیشہ صبر کی تلقین کی ہے۔ لاہور میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے اور جماعت احمدیہ کے ترجمان سلیم الدین نے اس کارروائی کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے ناقابل فہم قرار دیا۔ جماعت احمدیہ کے ایک رکن نے بتایا کہ سن انیس سو اسی میں ماڈل ٹاؤن سوسائٹی نے احمدیوں کو یہ اراضی دی تھی جس پر قبرستان قائم کیا گیا اور اس میں سات سو پچاس کے قریب قبریں ہیں۔ جماعت احمدیہ کے مطابق قبرستان کے ارگرد چار دیواری ہے اور مرکزی گیٹ نمایاں طور پر جماعت احمدیہ کا قبرستان درج ہے۔ ترجمان جماعت احمدیہ پاکستان نے پولیس کے رویے پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ آئین کے تحت انتظامیہ انسانی حقوق کا تحفظ کرنے میں ناکام رہی ہے۔ ادھر انسانی حقوق کمیشن نے اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے ملوث افراد کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ کمیشن کے بیان میں کہا کہ اگرچہ حملہ آور نقاب پوش تھے تاہم ان کی شناخت زیادہ پوشیدہ نہیں تھی۔ خیال رہے کہ پاکستان میں پارلیمان نے ایک آئینی ترمیم کے تحت جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا تھا اور بعد ازاں سابق فوجی صدر جنرل ضیاالحق کے دور حکومت میں امتناع احمدی آرڈیننس جاری کیا جس کے مطابق احمدیوں کے لیے سرعام کلمہ پڑھنا، نماز ادا کرنا، اپنی عبادت گاہوں اور قبروں پر قرآنی آیات لکھنا جرم ہے۔

دے اور ہمیں صبر کا اجر عظیم عطا فرما۔ آمین

عام طور پر اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون کے بارے میں مسلمانوں کا یہ تصور ہے کہ جب کوئی فوت ہو جائے تب یہ کلمات کہے جاتے ہیں۔ نہیں! بلکہ ہر مصیبت، تکلیف اور گم شدہ اشیاء پر یہ کلمات بولے جاتے ہیں۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری ساری توجہات کا مرکز صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ وہ دلوں کے پوشیدہ بھیدوں سے خوب واقف ہے اور ہم اپنا سارا معاملہ اسی کے حضور پیش کرتے ہیں کیونکہ آخر ایک دن سب نے اسی کے ہاں جانا ہے۔

اگر انسان کو کوئی برا کام کرتے وقت یہ خیال آ جائے کہ اس نے خدا کے حضور پیش ہونا ہے اور اپنے اعمال کا جواب دینا ہے تو پھر بہت زیادہ امکان ہے کہ وہ ایسے گھناؤنے اور مکروہ کام نہ کرے۔

جماعت احمدیہ کے ساتھ یہ ظلم و ستم کوئی نئے نہیں، ۱۲۵ سال سے ہوتے آرہے ہیں اور یہ سب کچھ اُسی طرح ہوتے آرہے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ آخری زمانے میں جب حالات بگڑ جائیں گے، اسلام نام کا رہ جائے گا، قرآن صرف کتابی صورت میں ہوگا۔ اور میرے لوگ ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائیں گے تو صحابہ نے عرض کی تھی یا رسول اللہ ﷺ پھر حق پر کون ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا تھا کہ مَا اَنَا عَلَیہِ وَ اَصحَابِی۔ کہ وہ جماعت میرے اور صحابہ کے نقش قدم پر چلنے والی ہوگی اور ان پر وہی حالات آئیں گے جن سے میں اور میرے صحابہ گذر رہے ہیں۔

(ترمذی کتاب الایمان باب افتراق ھذا الامۃ)

ہم تو ایسے حالات میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتے ہیں کہ ہمارے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے پہلے سے بتا دیا تھا کہ ان پر میرے جیسے حالات آئیں گے۔

اصل میں ان واقعات کے پیچھے وہ حکومتی قانون ہے جس کے تحت احمدیوں کو نہ ہی ایک خدا کی پانچ وقت عبادت کی اجازت ہے نہ ہی کلمہ پڑھنے کی اجازت ہے نہ ہی خدا کا، اور اسکے رسول ﷺ کا نام لینے اور ماننے کی اجازت ہے، یہ ایک سیاسی فیصلہ ہوا تھا۔ اس سیاسی فیصلے کو علماء اور دہشت گردوں اور عوام الناس نے جوان لوگوں کے پیروکار ہیں مل کر اسے مذہبی بنا دیا ہے اور مذہبی بھی ایسا جس کی اسلام میں کوئی بھی گنجائش نہیں ہے۔

اس قسم کی حرکتوں سے کوئی ہے جو ہمیں بتائے کہ اسلام کو کس قدر فائدہ ہوا؟ اسلام کی کس قدر عظمت ہوئی۔ اسلام کی کس قدر تبلیغ ہوئی۔ اسلام کا کس قدر بول بالا ہوا؟ اور صاحب حل و اقتدار تو اپنی سیاسی مجبوری کی وجہ سے خاموش ہیں، پریس اور میڈیا بھی کس مصلحت کی وجہ سے خاموش ہے۔

میں ایک بار پھر اس بات کی طرف توجہ دلاتا

ہوں کہ شروع میں جماعت احمدیہ کو کافر حکومتی سطح پر ٹھہرایا گیا۔ اس وقت سے لیکر اب تک دیکھ لیں کہ ملک پر کس قسم کی آفتیں نازل ہو رہی ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ اس فیصلے اور ان احکامات کے لاگو کرنے پر خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل ہوتی۔ مگر آئے دن کے قتل و غارت، بدامنی، کرپشن نے لوگوں کا جینا محال کیا ہوا ہے؟ کیا اس کو آپ خدا کی خوشنودی کہتے ہیں یا ''عذاب''؟۔

نہ اس قسم کے واقعات سے اسلام کو تقویت مل سکتی ہے اور نہ ہی ملے گی بلکہ الٹا دنیا میں اسلام کا نام بدنام ہوتا ہے، ۳۰ نومبر ۲۰۱۲ء صفحہ ۱ پر ایک اخبار نے یہ خبر لگائی ہے کہ

مذھب نے تفرقات کو جنم دیا۔ گورنر خیبر پختونخوا،

''گورنر پختون خواہ مسعود کوثر نے کہا ہے کہ ملک تفرقات کے باعث تقسیم ہو چکا ہے وقت کی مناسبت سے نظریہ پاکستان میں ترمیم کرنی چاہیئے۔ نجی ٹی وی کے مطابق پشاور یونیورسٹی میں کانفرنس سے خطاب میں ان کا کہنا تھا کہ دیگر ملکوں کی طرح پاکستان کو بھی اپنے نظریہ میں ترمیم کرنی چاہئے ملک کا بڑا مسئلہ مذھب ہے۔''

اصل بات یہ ہے کہ کسی بھی حکومت کو کسی کے مذھب میں دخل دینے کی اجازت نہیں ہے اور نہ اسکی اسلام میں گنجائش ہے، جب حکومت دخل دے گی تو اس کے بھیانک اور خطرناک نتائج سامنے آئیں گے جیسا کہ وطن عزیز پاکستان میں ۱۹۸۴ء سے خاص طور پر سامنے آ رہے ہیں۔

حال ہی میں محرم کے دنوں میں دہشت پسندوں نے کراچی، کوئٹہ، راولپنڈی، ڈیرہ اسمائیل خان اور دیگر شہروں میں بموں سے بہت سارے معصوم لوگوں اور بچوں کی جانیں لے لیں اور یہ محرم کے دنوں میں اس وقت کیا گیا جب ایک فرقہ کے لوگ اپنے مذھبی رسومات میں مشغول و مصروف تھے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے افراد کو کراچی، کوئٹہ اور پنجاب کے دیگر شہروں میں معصوم احمدیوں کو جو خدا اور اسکے رسول کا نام لیتے ہیں محض اسی وجہ سے جبکہ قانون انکی پشت پناہی کر رہا ہے ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

میں اس بات کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ظلم کو پسند نہیں کرتا، نہ ہی ظالم کو اپنا قرب عطا فرماتا ہے۔ ہاں اسکے نزدیک مظلومیت کی قدر ہے۔ خدا نے ہمیشہ مظلوموں کی مدد فرمائی ہے ایک وقت تک ظالم اپنے ظلم سے خوش تو ہو سکتا ہے مگر خدا تعالیٰ کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے اور وقت پر آتی ہے۔ کاش لوگ اسے سمجھ لیں۔

ہم مظلوم بننے میں خوش ہیں، کیونکہ اسی سے خدا کی نصرت اور حمایت آئے گی اور ہماری ۱۲۵ سالہ تاریخ گواہ ہے کہ یہ حمایت اور نصرت ان تمام رکاوٹوں کے باوجود آ رہی ہے اور آتی رہے گی، انشاء اللہ۔ ہم دنیا میں اسلام کے امن کو پھیلانے کے لئے تمام تر کوششوں میں مصروف ہیں اور یہ ہماری قبریں اکھاڑنے میں۔ ❁❁❁

مومن کا توکل ہے سدا اپنے خدا پر

ماہ نومبر ۲۰۱۲ میں لاہور میں احمدیہ قبرستان میں قبروں کی بے حرمتی کی گئی اور کتبوں کو مسمار کیا گیا، اس انتہائی افسوسناک واقعہ پر خواجہ عبدالمومن ناروے صاحب کے چند اشعار پیش ہیں۔

جس نے بھی وہاں کتبوں کو مسمار کیا ہے — وحشی وہ درندہ ہے مگر انسان نہیں ہے
جو چاہو کرو ملک میں اندھیر مچاو — اب ملک میں کوئی بھی چالان نہیں ہے
ہر ایک ہے کرسی کا طلبگار وہاں پر — اب ملک بچانے کا کوئی دھیان نہیں ہے
یہ پاک وطن خون سے رنگین ہوا ہے — اب امن کا اس دیس میں سامان نہیں ہے
کلمے کو مٹاتے ہیں جو پاک وطن میں — کوئی بھی بڑا ان سے شیطان نہیں ہے
مولا ہی سزا دے گا ان لوگوں کو اک دن — ان لوگوں کو رب پر کوئی ایقان نہیں ہے

مومن کا توکل ہے سدا اپنے خدا پر
مولا کے سوا کوئی بھی رحمان نہیں ہے

راویل بخارائیف

بی بی سی اپنی انگریزی ویب سائٹ پر 'میری صدی' کے عنوان سے احمدیہ مسلم جماعت کے مشہور و معروف رشین زبان کے شاعر و مترجم مرحوم راویل بخائیف صاحب کے بارہ میں مندرجہ ذیل الفاظ میں اُنھی کی زبانی لکھتا ہے:

''میرا نام راویل بخارائیف ہے۔ میں ۱۹۵۱ء میں دریائے وَولگا (Volga) کے کنارے واقع مشہر کا ذان میں ایک ریاضی دان خاندان میں پیدا ہوا۔ پیدائشی طور پر میں ایک مسلمان ہوں۔ مگر حالات ایسے تھے کہ ۱۹۸۹ء تک اِسلام کے بارہ میں کوئی واضح تصور میرے پاس نہیں تھا کیونکہ سال ہا سال سے میں اشتراکی روسی ریاستی الحاد میں زندگی بسر کرتا رہا۔ آجکل میں ایک ریڈیو کا صحافی ہوں، ایک طرح سے مذہبی سکالر، ایک زبان دان، ایک مصنف اور شاعر اور ایک ایمان رکھنے والا مسلمان۔ میرے والدین دونوں ۳۰ کی دھائی میں دوسری جنگِ عظیم سے پہلے پیدا ہوئے۔ پس اِس کا مطلب ہے کہ اشتراکی ریاستی الحاد پہلے سے اپنی بلندی پر تھا۔ اُنھیں اپنے پسِ منظر کے بارہ میں علم تھا لیکن اُنھوں نے کبھی اِسلام پر ایک مذہب کے طور پر عمل نہیں کیا۔ اور میرے لیے یہ اور بھی زیادہ کم تھا کیونکہ میں ۵۰ کی دھائی میں پیدا ہوا۔ اور اُس وقت نہ صرف اِسلام پر بحیثیت ایک مذہب، بلکہ میری مادری زبان پر بھی مکمل پابندی تھی جو کہ کاذان تاتاری زبان ہے۔ سکول کے نصاب سے اُسے نکال دیا گیا تھا۔ کم و بیش سارے تاتاری اسلام کے بارہ میں علم رکھتے تھے۔ وہ جو کوئی بھی تھے، وہ پارٹی عہدیداران یا وہ مینیجر تھے یا سکول کے اساتذہ یا یونیورسٹی کے پروفیسر، وہ کوئی بھی کام بِسمِ اللہ پڑھے بغیر نہیں کرتے تھے۔ پس اِس مفہوم میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ تاتاری ثقافت جو کہ ہزار سال پرانی ہے، ہمیشہ اسلامی اقدار پر رہی ہے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں ایک خفیہ مسلمان تھا جو ہمیشہ مسجد جانے اور اپنی نماز پڑھنے کے بارہ میں سوچتا رہتا تھا۔ یقیناً یہ صورت نہیں تھی۔ میں ایک طالبِ علم تھا۔ میں ایک نوجوان آدمی تھا۔ اِس صورتحال میں ہر چیز دماغ میں آتی تھی۔ لیکن اگر ایک شخص اسلام یا اپنی اصل، اپنی قوم کی اصل کے بارہ میں کچھ اور زیادہ سیکھنا چاہتا تھا تو وہ اربابِ اختیار کی نظر میں ہمیشہ مشتبہ تھا۔ اور اربابِ اختیار جو کہ بہت زیادہ نمایاں تھے اذیت دینے اور اپنے خیالات مسلط کرنے میں وہ روسی اربابِ اختیار نہیں تھے۔ وہ مقامی تاتاری اربابِ اختیار تھے۔ جو اپنے مستقبل کی تعمیر اس پر کرتے تھے۔ وہ بہت زیادہ خوفزدہ تھے۔

۱۹۸۹ء میں ماحول بہت زیادہ فراخدلانہ ہو گیا۔ نہ صرف مذہبی لحاظ سے بلکہ ہر طرح کی اصطلاح میں بھی۔ لیکن ایک مذہبی شخص ہونے کے لیے یہ کافی نہیں کہ منطقی طور پر سمجھ لیا جائے کہ مذہب کیا ہے۔ ایمان خدا ہی کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ تھی میں ایک قسم کا اِس میں جکڑا ہوا تھا۔ کیونکہ عقلی طور پر میں سمجھ سکتا تھا کہ اسلام اچھا ہے کیونکہ یہ اچھی بات کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن میری روح میں کچھ نہیں تھا۔ اور صرف ایک چیز جس نے مجھے اس شک سے بچایا وہ یہ تھا کہ لندن میں میں کچھ لوگوں سے ملا جنکو اب میں سچا مسلمان گردانتا ہوں۔ گو کہ وہ ایک بدعتی کے طور پر باہر کی ایک بڑی دنیا میں اذیتیں دیئے جا رہے ہیں۔ احمدیہ مسلم سوسائٹی۔ احمدیت کا بڑا تصور یہ ہے کہ آپ اُسکی مخلوق سے پیار اور اُسکی مخلوق کی مدد کئے بغیر خدا سے ایک خالق کے طور پر پیار نہیں کر سکتے۔ یہاں میں سمجھا کہ یہ میری منزل ہے کیونکہ ہر چیز ساتھ آئی۔ میری تعلیم، علم اور عقلیت کی میری پیاس اور ایک خالص دینی اور روحانی تجربہ کے لیے میری جستجو۔ اور اب میں بہت پختہ ایمان رکھتا ہوں کہ کچھ بھی اس دنیا میں غائب نہیں ہوتا۔ آپ کسی چیز کو بہت بے دردی سے کچل تو سکتے ہیں لیکن آپ صرف اُسے کسی بڑی گہرائی میں چُھپانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ حقیقت میں اسلام کو تباہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ سیاست نہیں ہے، یہ ثقافت نہیں ہے۔ بہرصورت یہ ایک ذہن کی کیفیت ہے۔''

http://www.bbc.co.uk/worldservice/people/features/mycentury/transcript/wk48d2.shtml

ترجمہ۔ انجینیئر مظہرالحق خان۔ ربوہ۔ پاکستان

دل ہمارے ہیں الگ، دھڑکن ہماری ایک ہے

اے شہیدو! ہو خدا کی تم پہ رحمت بار بار — ہیں دعا گو بس تمہارے چشم نم ہم زارزار
یہ لہو اب آسماں سے آپ کا رنگ لائے گا — باغ احمد میں گُل لالہ کھلیں گے
ہے ہمارا وعدئے ضبطِ الم مہدی سے اب — دشمنِ اسلام تُو کر ہم پہ چاہے جتنے وار
دل ہمارے ہیں الگ، دھڑکن ہماری ایک ہے — ایک پر گر ظلم ہو ہوویں سبھی پھر سوگوار
ہر نبی کے دور میں پیدا ہوئے فرعون ہیں — بن گئے عبرت نشاں دنیا میں کافر بے شمار

(میر احمد اشتیاق۔ جڑچرلہ آندھرا پردیش)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

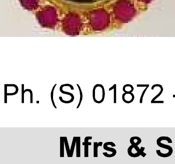

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

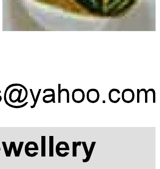

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900, E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

چوتھا عالمی مشاعرہ بر موقع جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۱۲ بعنوان

’’اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا‘‘

مرتبہ: تنویر احمد ناصر۔ نائب ایڈیٹر بدر

الحمدللہ ۱۲۱ ویں جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر یکم جنوری ۲۰۱۳ء بعد نماز مغرب عشاء رات ۸ بجے جامعہ احمدیہ قادیان کی جانب سے چوتھے عالمی مشاعرہ کا نہایت کامیاب انعقاد ہوا۔ اس مشاعرہ کی صدارت محترم عبد الکریم قدسی صاحب نے کی۔ موصوف کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ کے بہت سے شعری مجموعے منظر عام پر آکر مقبولیت کی سند حاصل کرچکے ہیں۔ آپ کا کلام دل کی گہرائیوں میں اُتر کر عمیق اثر چھوڑنے والا ہے۔ مشکل سے مشکل مضامین کو نہایت سادہ الفاظ میں ادا کرنا آپ کا خاصہ ہے۔ آپ کا ایک شعری مجموعہ سر دل بزبان گورمکھی ترجمہ ہوکر شائع ہوچکا ہے۔ جامعہ احمدیہ کا ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ٹھیک آٹھ بجے مشاعرے کا آغاز ہوا۔ نظامت کے فرائض محترم محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے انجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم نعیم احمد پاشا مبلغ سلسلہ نے کی۔ مکرم رضوان احمد ظفر متعلم جامعہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام ’’اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا‘‘ ترنم سے پڑھ کر سنایا۔ اس مشاعرہ کی خصوصیت یہ تھی کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خصوصی طور پر ازراہ شفقت اس کیلئے عنوان عطا فرمایا تھا۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام میں سے ایک مصرعہ بطور عنوان عنایت فرمایا۔

’’اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا‘‘

اس مشاعرے میں درج ذیل شعرا نے اپنا کلام پیش کیا۔ نمونہ کلام:۔

مکرم برکت علی صاحب۔ پاکستان

پڑھ لو حدیث جیہڑی نبی نے سُنائی اے
بڑی سوہنی اے جماعت جیڑی مہدی نے بنائی اے

مکرم عبد العزیز منگلا صاحب۔ پاکستان

مقدس ہے یہاں کا ذرہ ذرہ
زمیں یاں کی نیا اک آسماں ہے
جزیرہ ہے یہ امن و عافیت کا
جو سچ پوچھو تو مہدی کا مکاں ہے

مکرم ڈاکٹر رزاق محمد طاہر صاحب پاکستان۔

ویزہ جلسے دا آیا ہندوستان چلے آں
مسیح موعود دے دبار قادیان چلے آں
بیڑیاں چ قید اے اذان میرے دیس دی
اسی سنن منارے کی اذان چلے آں
چواں پاسوں آوے پیا سارا ای جہان اے
بیت الذکر تے فکر دی اُچی بڑی شان اے
اُس ویڑے وچ اتھرو وگان چلے آں
مسیح موعود دے دربار قادیان چلے آں

مکرم راجہ رشید احمد صاحب پاکستان

اس کی دلی دعائیں جب درد مند آئیں
یہ عاجزانہ راہیں رب کو پسند آئیں
براہین غلام احمد سب کو پسند آئیں
جری اللہ کی صدائیں ہر سو بلند آئیں

مکرم ڈاکٹر نور الاسلام صاحب قادیان

تیرا کمال ہے کہ جہاں کو سدھار کے
دھرتی میں ایک عجب سا گلستان بنا دیا
یہ معجزہ جہان کو کیسا دکھا دیا
گویا خدا کا چہرہ سبھی کو دکھا دیا
تیری تڑپ تھی اتنی سبھی کو بلا لیا
’’ اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا‘‘

نیاز احمد نائک:

بستی گمنام کی اک عرض ہے وہ داستان
سن کے جس کو ہوتا ہے ہم میں ہر دل شادماں
نیست اس کو کرنے کا جس کو کہ تھا وہم وگمان
نام لیوا اس کا بھی دیا ہے کوئی اس جہاں
عافیت کا یہ منارہ آج بھی ہے اک نشاں
بیاس میں تھے پھینکئے جس کو ہمارے بدگماں
گر زمینِ قادیاں نہ نیاز ہوئی ضوفشاں
کیوں جمع ہوتے یہاں پر مرد وزن پیر وجواں

تنویر احمد ناصر قادیان

جاگے نصیب جلسہ یہاں قادیاں ہوا
آکے یہاں پہ ہر ہی کوئی شادماں ہوا
غنچہ تھا ایک پہلے جواب گلستاں ہوا
واللہ اس کا شاہد زمین آسماں ہوا
’’ اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیان ہوا‘‘
میں ایک قامت زیبا کے خواب دیکھتا ہوں
اور اس کے عشق میں عالم خراب دیکھتا ہوں
ہے چاندنی سی منور جبیں ناز اس کی
وہ مسکراتا سا چہرہ گلاب دیکھتا ہوں
دُعا دُعا سا وہ چہرہ حیا حیا آنکھیں
وجود اس کا مجسم ثواب دیکھتا ہوں

ڈاکٹر فیاض احمد فیاض۔ پاکستان

تو تو مسرور ہے تو تو پرنور ہے
تجھ پہ جلوہ خدا جیسے کوہ طور ہے
تجھ سے کیسے ملیں پیارے آقا بتا
تلخیاں ہیں جہاں کی سفر دور ہے
ایک فیاضی نہیں ہے اسیرِ وفا
ہر کوئی احمدی ہجر میں چور ہے

مکرم عبد العزیز مجاہد صاحب ربوہ پاکستان

ساڈے دلاں اندر وسے شہر قادیں
کرکے درشناں عیش مناوناں جے
قادیں والے د خاص دیدار کرکے
اساں جی بے تاب ہساوناں جے
ایہہ حکم ہے محمد مصطفیٰ ؐ دا
میرے مہدی نوں سلام پہنچاوناں ہے

مکرم فرید احمد ناصر صاحب۔ پاکستان

آئے تھے ہم کہ وقت کی رفتار دیکھتے
حسن و جمال یار کے آثار دیکھتے
اس کے جلو میں اس کے طلبگار دیکھتے
ساقی کے گرد گھومتے میخوار دیکھتے
روئے زمین پہ حسن کا شہکار دیکھتے
یوسف کو بیچ مصر کے بازار دیکھتے

ڈاکٹر محمد عامر خان ربوہ۔ پاکستان

اے خدا تیری عنایت نے مجھے سب کچھ دیا
ہر بلا میں، کربلا میں، گود میں تو نے لیا
میں تو خلوت چاہتا تھا قادیان میں ہی پڑا
’’پر مجھے تو نے ہی اپنے ہاتھ سے ظاہر کیا
میں نے کب مانگا تھا یہ تیرا ہی ہے سب برگ وبار‘‘
واہ رے لوگو خدا کو ڈھونڈتے ہو تم کہاں
اب خدا کے نور کا مہبط بنا ہے قادیاں
دیکھنا ہے دیکھ لو ہاں دیکھ لو آکر یہاں
’’سر سے میرے پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار‘‘

مکرم حافظ عبد العلیم المعروف ابن کریم پاکستان

وہ نور کا پیکر کیا دیکھا جی اشکوں میں نہلایا ہے
پھر فرقت کا غم جاگ اُٹھا پھر درد سے دل بھر آیا ہے
میں اس کا کیا کیا ذکر کروں اور کون سا قصہ دہراؤں
وہ دیکھو سورج چاند سجن تری خاطر ہی گہنایا ہے
ہر ساتویں دن وہ نورانی ایک نور کی مالا بنتا ہے
ہر لفظ اُترتا ہے دل میں ہر خطبہ من کو بھایا ہے

مکرم زاہد شاہین صاحب پاکستان

خطبہ آسماناں تو پیا آوے
دوروں مسرور ایہہ حق پچاوے
سنو مسرور دی آن تقریر
شانیں والا ہے سوہنا مہدی پر

امۃ القدوس صاحبہ پاکستان

سندر سندر روپ ہے جس کا پیارا پیارا ناؤں
سارے دھندے چھوڑ چھاڑ کے چلئے اس کے گاؤں
دور دور کے دیس سے پریمی جتھے بن بن آئیں
راہ میں کھڈے ڈالے جائیں چپلّ اور کھڑاؤں
ان کوچوں کی مٹی مجھ کو سونے جیسی لاگے
جس مٹی نے میرے پی کے چوم لئے تھے پاؤں
سڑتی دھوپ میں جلنے والو اس بستی میں آؤ
جلتے بلتے تن من کو یہ دیوے ٹھنڈی چھاؤں
مجھ جیسی کمزور بھی یاں تو بن جائے رندھیر
چلتے چلتے ان گلیوں میں تھکتے ناھیں پاؤں
اس نگری میں آکے سب کی تھکناں ہوویں دُور
چاہے چل کے آئیں وہ کتنے ہی کوس، گھماؤں
میرا مالک ایک ہی چال میں مات سبھوں کو دیوے
بیری سارے چلتے جائیں اپنے اپنے داؤں
جس نے پاک نبی جیؐ بھیجے پاک مسیحاؑ بھیجا
کاش کہ میرا باقی جیون کرلے اپنے ناؤں

عبد الکریم قدسی صاحب۔ پاکستان

ٹوٹے ہوئے کتبے

بزور ظلم واستبداد دل جیتے نہیں جاتے
وفا کا ستعارا تھے وفا کا استعارا ہیں
یہ کل کہتے تھے قبرستان کے ٹوٹے ہوئے کتبے
نہ ہم زندہ گوارا ہیں نہ ہم مردہ گوارا ہیں
مسجدوں میں جب اذانیں بند کر دی جائیں گی
کیا پرستش کی اُڑانیں بند کر دی جائیں گی
عدل نے جس دن پکڑلی تیغ سیدھے ہاتھ میں
بدزبانوں کی زبانیں بند کر دی جائیں گی
چھپ کے ہوتا ہے جہاں سے بے گناہوں کا شکار
بالیقین ایسی مچانیں بند کر دی جائیں گی
خودکشوں کو رزق ملتا ہے جہاں سے روز وشب
دیکھنا اک دن وہ کانیں بند کر دی جائیں گی
ختم ہو گا شرپسندی میں بجھے تیروں کا کھیل
اور زہریلی کمانیں بند کر دی جائیں گی
جس گھڑی آیا ہجومِ عاشقاں بازار میں
کفر سازی کی دکانیں بند کر دی جائیں گی
سچ کا سورج جب سوا نیزے پر قدسیؔ آ گیا
ساری جھوٹی داستانیں بند کر دی جائیں گی

❀❀❀

مجلس خدام الاحمدیہ ممبئی کی ڈائری

ماتھیران ٹور: 25 نومبر 2012 بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ ممبئی کو ایک ٹور کا موقع میسر ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ جس میں 23 خدام اور 2 اطفال کو شمولیت کی توفیق ملی۔ ماتھیران ممبئی سے 90 کلومیٹر دور سطح سمندر سے 2625 فٹ اونچائی پر پہاڑی علاقہ ہے۔ ماتھیران کا مطلب ہے پہاڑ کی چوٹی پر جنگل۔ خدام نے احمدیہ مسلم مسجد ممبئی میں باجماعت نماز فجر ادا کی اور نماز فجر و درس کے بعد خدام مسجد سے روانہ ہوئے۔ خدام نے گھوڑ سواری اور والی کراسنگ کی۔ نماز ظہر و عصر وہاں کی ایک مسجد میں ادا کی گئی۔ بالآخر رات 10 بجے تمام خدام اپنے اپنے گھر بخیر و عافیت پہنچ گئے۔

عطیہ خون کیمپ: 2 دسمبر 2012 کو مجلس خدام الاحمدیہ ممبئی کو بمقام احمدیہ مسلم مسجد ممبئی ارپن بلڈ بینک کے تعاون سے ایک عطیہ خون کیمپ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس کیمپ کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ صبح ساڑھے 10 بجے سے لیکر دوپہر 2 بجے تک کیمپ کامیابی کے ساتھ چلتا رہا۔ مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ممبئی و نائب امیر ممبئی زون کے صدارتی خطاب سے کاروائی کا آغاز ہوا۔ دوران کیمپ مکرم شمشیر خان پٹھان صاحب سابق اے سی پی ممبئی و صدر عوامی وکاس پارٹی نے دورہ کیا۔ خدا کا خاص فضل رہا کیمپ بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔ جس میں 2 غیر احمدی دوست سمیت 34 افراد نے خون کا عطیہ دیا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مجلس کو اس پلیٹنم جوبلی سال میں بھرپور خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

(مشہود احمد طاہر ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ممبئی)

جماعت احمدیہ شموگہ میں شاندار تقریب عید ملن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 28/10/12 بروز اتوار کو جماعت احمدیہ شموگہ کرناٹک کی جانب سے مکرم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت ساؤتھ زون کرناٹک کی زیر صدارت تقریب عید ملن منعقد کی گئی۔ الحمدللہ۔ جس میں مہمان خصوصی مکرم Deputy Chief Minister Karnataka کے۔ ایس۔ ایشورپّا نے شرکت کی۔ اسی طرح مکرم ایس۔ وی۔ تمیّا صاحب National Secretary Education Society، مکرم ایس۔ ایس۔ جوتی پرکاش صاحب (president APMC) اور اسی طرح مکرم ایم۔ شنکر (Ex-president shimoga muncipal council) C.B.I. کے نگران مکرم سوماچار صاحب نیز جین مذہب، ہندو مذہب، پولیس کے اعلیٰ افسران، پریس کے نمائندگان نیز دیگر تمام سرکاری شعبوں سے تعلق رکھنے والے مقامی نمائندگان نے شرکت کی الحمدللہ۔

پروگرام ٹھیک بوقت شام 5:30 بجے تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو مکرم میر موسیٰ حسین صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ شموگہ نے کی۔ مکرم عبدالغنی صاحب اشرف نے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدازاں ایک Documentary دکھائی گئی جس میں جماعت احمدیہ عالمگیر کا تعارف پیش کیا گیا بعدازاں مکرم ایم۔ بشیر احمد صاحب سکریٹری اصلاح و ارشاد شموگہ نے جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم کے۔ ایس۔ ایشورپّا Deputy Chief Minister Karnataka نے خطاب کیا۔ جس میں انہوں نے پہلی بار جماعت احمدیہ کا نام سن کر حیرانی کا اظہار کیا اور بتایا کہ آج تک میں نے مسلمانوں میں ایسی معزز جماعت نہیں دیکھی۔ مکرم ایس۔ وی۔ تمیّا صاحب نے اپنی تقریر میں قرآن مجید کی عظمت اور مکرم جوتی پرکاش (president APMC) نے اپنے خطاب میں جماعتی خدمات کا تذکرہ کیا بعدازاں۔ مکرم ایم۔ شنکر (Ex-president shimoga muncipal council) نے اپنے تاثرات بیان کئے۔

اس کے بعد مکرم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ ساؤتھ زون کرناٹک نے صدارتی خطاب بزبان انگریزی میں کیا۔ جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات کی روشنی میں جماعت کا تعارف فرماتے ہوئے دیگر مذاہب پر اسلام کی فوقیت ظاہر کرتے ہوئے امن و سلامتی کا پیغام دیا۔ اس کے بعد خاکسار نے جملہ تمام خصوصی مہمانان کرام نیز آئے ہوئے تمام جماعتوں کے احمدی افراد (جن میں ساگر، سورب، مرکرہ، بنگلور وغیرہ شامل ہیں)، انصار، خدام، اطفال جنہوں نے بھی اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں کوشش کی۔ ان کا بھرپور رنگ میں شکریہ ادا کیا۔ بعدازاں تواضع کا اہتمام کیا گیا تھا۔ بعدازاں مکرم امیر صاحب نے دعا فرمائی۔ اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام کامیاب رہا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔

القرآن نمائش: اس موقعہ پر ایک القرآن نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا جس کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔

(میر سراج الحق۔ صدر جماعت احمدیہ شیموگہ، کرناٹک)

ایک احمدی کو قومی امن ایوارڈ

پنجاب: ۲۸ اگست ۲۰۱۲۔ عزت مآب سُریش کمار شرما (آئی پی ایس) انسپکٹر جنرل آف پولیس نے محترم عقیل احمد سہارنپوری کارکن نظارت دعوت الی اللہ بھارت کو ان کی ملکی خدمات کے عوض ''قومی ایکتا اور حب وطنی پر مبنی'' مومنٹو اور شناختی کارڈ پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ موصوف کیلئے یہ اعزاز مبارک کرے۔ اس سلسلہ میں اخبار دینک جاگرن نے ۷/اکتوبر ۲۰۱۲ کی اشاعت میں باتصویر خبر شائع کی۔ (ادارہ)

| दैनिक जागरण अमृतसर, 7 अक्टूबर 2012

अकील अहमद को शांति पुरस्कार

संवाद सहयोगी, कादियां (गुरदासपुर) : प्रसिद्ध समाज सेवक व शांतिदूत अकील अहमद सहारनपुरी निवासी कादियां को शांति पुरस्कार से सम्मानित किया गया। यह सम्मान उन्हें पंजाब पुलिस द्वारा सुरेश कुमार शर्मा इंस्पेक्टर जनरल पुलिस पंजाब ने तालकटोरा रोड नई दिल्ली में दिया गया। यह पुरस्कार उन्हें राष्ट्रीय एकता को कायम रखने व शांति का पैगाम लोगों तक पहुंचाने के संबंध में दिया गया। सुरेश कुमार शर्मा जोकि पंजाब के मामलों के नई दिल्ली में प्रभारी हैं तथा आईजी दिल्ली में तैनात हैं ने आतंकवाद के समय पंजाब में शांति स्थापना के लिए अहम भूमिका अदा की थी। पत्रकारों से बातचीत करते हुए अकील अहमद ने बताया कि वह जमाते अहमदिया के बैनर तले मुहब्बत सबसे नफरत किसी से नहीं के मकसद से काम कर रहे हैं। वह अहमदिया मुस्लिम जमात के संस्थापक हजरत मसीह माउद अलैहसलाम द्वारा इस्लाम की बताई शिक्षाओं को लोगों तक पहुंचा रहे हैं।

पंजाब पुलिस के आईजीपी सुरेश कुमार शर्मा अकील अहमद को शांति पुरस्कार से सम्मानित करते हुए।

ایک احمدی طالب علم کا اعزاز

مجلس اطفال الاحمدیہ سکندرآباد کے فعال طفل عزیزم عدنان احمد ابن مکرم سلیم احمد یاسین صاحب کو مسلسل دوسرے سال بھی Dr. John de Souza Inter School Football Tournament میں کھیلنے کا موقعہ ملا جو کہ St. Andrews School کی نمائندگی کر رہے تھے۔ اس ٹورنامنٹ میں سب سے زیادہ یعنی چھ گولز کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ اور دو مرتبہ Man of the match کا ایوارڈ بھی حاصل ہوا۔ ہر میچ کی خبریں آندھرا پردیش کے انگریزی اور تیلگو اخبارات میں روزانہ شائع ہوتی رہیں۔ عزیزم موصوف کی تصویر دو دن انفرادی طور پر اور آخر پر پوری ٹیم کے ساتھ گروپ فوٹو میں بھی شائع ہوئی ہے۔ قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم موصوف کو مزید ترقیات عطا فرمائے۔ وطن اور اسلام و احمدیت کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین۔

(حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ سکندرآباد)

دھرم سمّیلن میں جماعتی وفد کی شرکت

پکھی ونڈ۔ امرتسر: ۳۱/اکتوبر ۲۰۱۲ کو سکھوں کی ایک تنظیم کی طرف سے ایک سرو دھرم سمّیلن کا انعقاد کیا گیا جس میں تمام مذاہب کے نمائندگان کو اپنے اپنے مذہب کی امن بخش تعلیم پیش کرنے کی دعوت دی گئی چنانچہ نظارت دعوت الی اللہ بھارت کی طرف سے ایک جماعتی وفد مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر دعوت الی اللہ بھارت کی سرکردگی میں جلسہ میں شریک ہوا۔ اس جلسہ میں جہاں دیگر مذاہب کے نمائندگان کو پانچ پانچ منٹ دئے گئے وہاں ہمارے مقرر کو باقاعدہ اعلان کرکے ۲۵ منٹ دئے گئے مکرم مولوی تنویر احمد خادم صاحب نے سب سے پہلے اسلام کی امن بخش تعلیم کو لوگوں کے سامنے پیش کیا بعدازاں اسلام میں مذہبی رواداری کا ذکر کرتے ہوئے اسلام اور دیگر مذاہب کی موعود اقوام عالم کے سلسلہ میں پیشگوئی کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام موعود اقوام عالم تشریف لائے اور آپ کے ذریعہ قائم کردہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے ذریعہ اس وقت دنیا میں ۲۰۰ سے زائد ممالک میں منظم رنگ میں امن اور شانتی کی تعلیم کو پھیلایا جا رہا ہے۔ حاضرین نے آپ کی تقریر کو بہت پسند کیا اور سٹیج سیکرٹری صاحب نے جماعت کی خدمات کا برملا اعتراف کیا۔ جلسہ کے اختتام پر مقررین اور جماعتی وفد کو سٹیج پر اعزازات سے نوازا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے اور سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (صغیر احمد طاہر، نائب ناظر دعوت الی اللہ بھارت)

جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے

تعلیم القرآن و وقف عارضی کلاس

گجرات: ۱۱ دسمبر تا ۲۵ دسمبر ۲۰۱۲ احمدیہ مشن ہاؤس میں شعبہ تعلیم القرآن و وقف عارضی کی جانب سے تربیتی کلاسز کا انعقاد کیا گیا جن میں قرأت، تفسیر القرآن کلام، حدیث، عربی قواعد، فقہی مسائل کے موضوعات پر شاملین کو علماء کرام نے درس دیئے۔ اس تربیتی کلاس میں مقابلہ تقاریر، حسن قرأت، بیت بازی، کوئز اور نظم خوانی وغیرہ کے مقابلے کرائے گئے۔ الحمدللہ یہ تربیتی کلاس نہایت کامیاب رہی اور علاقہ میں اس کا بہت مثبت اثر پڑا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (فضل الرحمن بھٹی۔ زونل امیر و مبلغ انچارج گجرات)

تامل ناڈو: یکم اکتوبر تا ۷ اکتوبر ۲۰۱۲ ہفتہ قرآن کریم منایا گیا جس میں ساتوں دن قرآن کریم کی تعلیمات کا مختلف عناوین کے تحت تذکرہ کیا گیا۔ آخری دن ہفتہ قرآن کی اختتامی تقریب محترم اے ایم سلیم صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(ابوالحسن عابد مربی سلسلہ)

ولادتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کے ایک بیٹے اور ایک بیٹی کے ہاں بہ تفصیل ذیل ولادت ہوئی۔

1 مکرم مجیب احمد اسلم صاحب و مکرمہ شاہدہ رحمٰن زبدہ صاحبہ قادیان کے ہاں مورخہ 10 اکتوبر 2012ء کو ایک بیٹی تولد ہوئی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام ''عطیۃ الحیّ ماہدہ'' تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم یونس احمد اسلم صاحب درویش مرحوم کی پوتی اور مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب کی نواسی ہے۔

2۔ مکرم طارق انعام غوری صاحب و مکرمہ سلمیٰ سعدیہ صاحبہ مقیم لندن کے ہاں مورخہ 5 جنوری 2013ء کو پہلا بیٹا تولد ہوا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام ''جاذب انعام غوری'' تجویز فرمایا ہے۔

نومولود محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب کا پوتا اور مکرم منصور احمد صاحب کاہلوں آف لندن کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ہر دو ولادتوں کو مبارک فرمائے اور صحت و تندرستی کے ساتھ رکھے اور نیک صالح خادم دین بنائے۔ آمین۔ (ادارہ)

ضروری تصحیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر 2012ء جو ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کی جلد 19 شمارہ نمبر 41 (12 اکتوبر تا 18 اکتوبر 2012ء) میں شائع ہوا ہے۔ (مطبوعہ اخبار بدر جلد ۶۱ شمارہ ۴۱ صفحہ ۵ پہلے کالم میں نیچے سے گیارہویں سطر) اس کے صفحہ نمبر 7 پر پہلے کالم میں نیچے سے سطر نمبر 10 حسب ذیل عبارت سے شروع ہوتی ہے:

''بہر حال علاوہ مسلمان ممالک کے دنیا کے ہر ملک میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ہے۔ یورپ میں ملینز (Millions) کی تعداد میں تو صرف ترک ہی آباد ہیں۔ صرف پورے یورپ میں نہیں بلکہ یورپ کے ہر ملک میں ملینز کی تعداد میں آباد ہیں۔''

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ مذکورہ عبارت کے آخری جملہ میں ایک جگہ لفظ ''مسلمان'' سہواً لکھنے سے رہ گیا ہے۔ درستی کے بعد یہ جملہ یوں ہوگا: ''صرف پورے یورپ میں نہیں بلکہ یورپ کے ہر ملک میں ملینز کی تعداد میں مسلمان آباد ہیں۔'' قارئین کرام سے درخواست ہے کہ براہ کرم اس درستی کو نوٹ فرمالیں۔

(مدیر)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Tanveer Akhtar 08010090714
Rahmat Eilahi 09990492230

ADEEBA APPAREL'S

Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI

House No. 1164, Gali Samosaan Farash Khana Delhi- 110006

LOVE FOR ALL

ابن آدم۔ پاکستان

صبر ہے ظلم و ستم کی ڈھال جوش میں اپنے ہوش سنبھال
لو فار آل ، لو فار آل
لو فار آل ، لو فار آل

گورا کالا رنگ نہ دیکھ ذات پات کے سنگ نہ دیکھ
سب انسان برابر ہیں اونچ نیچ کے ڈھنگ نہ دیکھ
اک آدم کی سب ہیں آل
لو فار آل ، لو فار آل

گالیاں سن کے دعائیں دے اور بھرپور وفائیں دے
آیا ہے موعود مسیح چاروں سمت صدائیں دے
ماضی سے ہے بڑھ کر حال
لو فار آل ، لو فار آل

پیار سے دنیا رام ہوئی نفرت زیر دام ہوئی
آگ میں پڑ کر کندن نکلے مشقِ ستم ناکام ہوئی
ہم نے دکھایا ایک کمال
لو فار آل ، لو فار آل

تیری مہما گیتا گائے متریا گوتم کی رائے
کہت کبیر سنو بھئی سادھو پریم کی مرلی رام بجائے
جے جے اے ردّر گوپال
لو فار آل ، لو فار آل

رنج و غم و آلام کے دن کٹ گئے غم کی شام کے دن
تیرے جیتے جی آئیں گے غلبہ اسلام کے دن
ابھی سے کر لے استقبال
لو فار آل ، لو فار آل

ہم نے سیکھا اسم اعظم دنیا پر ہے دین مقدم
ہر مذہب یہ درس سکھائے بھائی بھائی ابنِ آدمؔ
بھائیوں میں رنجش نہ ڈال
لو فار آل ، لو فار آل

صبر ہے ظلم و ستم کی ڈھال جوش میں اپنے ہوش سنبھال
لو فار آل ، لو فار آل
لو فار آل ، لو فار آل

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221
Tel.: 0671-2112266. (M) 9437078266,
9437032266, 9438332026, 943738063

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 24 Jan 2013 Issue No : 4

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 500/-
By Air : 45 Pounds or 70 U.S.
$: 50 Euro
: 70 Canadian Dollar

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۱۲ کے موقع پر معززین ملک کے پیغامات

پیغام
عزت مآب بھوپیندر سنگھ ہڈا
وزیر اعلیٰ ہریانہ

D.O.No. CMH-2012/...555...

भूपेन्द्र सिंह हुड्डा
BHUPINDER SINGH HOODA

मुख्य मन्त्री, हरियाणा,
चण्डीगढ़।
CHIEF MINISTER, HARYANA,
CHANDIGARH.

Dated 24-12-2012

संदेश

मुझे यह जानकर अत्यंत हर्ष हुआ है कि अहमदिया मुस्लिन संस्था का सालाना जलसा कादियान, जिला गुरदासपुर में 29 से 31 दिसम्बर, 2012 तक हो रहा है।

भारत एक विशाल देश है। इसमें विभिन्न जातियों, मजहबों और सम्प्रदायों के लोग रहते हैं। सभी मजहबों और सम्प्रदायों में रीति–रिवाज, रहन–सहन, वेश–भूषा तथा भाषा अलग–अलग हैं, लेकिन इसके बावजूद एकता में अनेकता की ऐसी मिसाल दुनिया में और कहीं नहीं मिलती। आज कश्मीर से लेकर कन्याकुमारी तक एकता का भाव व्याप्त है।

जिस हरियाणा प्रदेश से मेरा नाता है, वह "सर्वधर्म समभाव" की धरती है। कुरुक्षेत्र की पाक जमीं पर भगवान श्री कृष्ण ने मानवता को गीता का अमर संदेश दिया था। उसी पाक जमीं पर मशहूर सूफी संत शेख चेहली का मकबरा है। इसी तरह पानीपत में महान सूफी संत हजरत शरीफूद्दीन बू–अलीशाह कलंदर का मकबरा सभी के लिए श्रद्धा स्थल है। सोनीपत में मामू–भांजे की दरगाह भारत की बहुत पुरानी दरगाह है, जिसे एक हिन्दू वजीर शिव चन्द ने बनवाया था। हरियाणा में तीज–त्यौहार सभी सम्प्रदायों के लोग मिलजुल कर मनाते हैं।

अहमदिया मुस्लिम जमात का मूलमंत्र "सब के लिए प्रेम, नफरत किसी के लिए नहीं", है। यह जमात मानवता की सेवा में समर्पित है। यह संदेश दुनिया में अमन–शांति और आपसी भाईचारे की कड़ियां मजबूत बनाने में महत्त्वपूर्ण योगदान दे रहा है। मुझे विश्वास है कि यह सालाना जलसा भाई–चारे का पैगाम देने में सफल रहेगा।

मैं सालाना जलसा की सफलता के लिए शुभकामनाएं देता हूँ।

(भूपेन्द्र सिंह हुड्डा)

مجھے یہ جان کر بیحد خوشی ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت کا سالانہ جلسہ قادیان ضلع گورداسپور میں ۲۹ سے ۳۱ دسمبر ۲۰۱۲ تک ہو رہا ہے۔

بھارت ایک عظیم ملک ہے اس میں مختلف قوموں، مذہبوں اور فرقوں کے لوگ رہتے ہیں۔ سبھی مذہبوں اور فرقوں میں رسم ورواج رہن سہن لباس اور زبان الگ الگ ہیں لیکن اس کے باوجود وحدت میں تنوع کی ایسی مثال دنیا میں اور کہیں نہیں ملتی۔ آج کشمیر سے لیکر کنیا کماری تک وحدت کا جذبہ پھیلا ہوا ہے۔

جس ہریانہ صوبہ سے میرا ناطہ ہے وہ سرودھرم سم بھاؤ (مذہبی اتحاد) کی سرزمین ہے۔ کوروکشیتر کی پاک زمین پر شری کرشن نے انسانیت کو گیتا کا لازوال پیغام دیا تھا۔ اُس پاک زمین پر مشہور صوفی سنت شیخ جہلی کا مقبرہ ہے۔ اسی طرح پانی پت میں عظیم صوفی حضرت شریف الدین بوعلی شاہ قلندر کا مقبرہ سبھی کیلئے تقدس کا مقام ہے۔ سونی پت میں ماموں بھانجے کی درگاہ ہندوستان کی بہت پرانی درگاہ ہے جسے ایک ہندو وزیر شو چند نے بنایا تھا۔ ہریانہ میں رسم ورواج تہوار سبھی فرقوں کے لوگ مل جل کر مناتے ہیں۔

احمدیہ مسلم جماعت کا بنیادی نظریہ ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' ہے یہ جماعت انسانیت کی خدمت نظریہ میں پیش ہے۔ یہ پیغام دنیا میں امن وصلح سکون اور آپسی بھائی چارے کی کڑیاں مضبوط بنانے میں اہم تعاون کر رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ جلسہ سالانہ بھائی چارے کا پیغام دینے میں کامیاب رہے گا۔ میں جلسہ سالانہ کی کامیابی کیلئے دلی مبارکباد دیتا ہوں۔

بھوپیندر سنگھ ہڈا

پیغام
اومن چنڈی
عزت مآب چیف منسٹر کیرلہ

OOMMEN CHANDY
CHIEF MINISTER
KERALA

No. 356/Pre-Sec/CM/2012 30/11/2012

Message

I am glad to know that Central Ahmadiyya Association of India would be organizing the 121st International Annual Conference of Ahmadiyya Muslim movement in December 2012 at Qadian in Punjab.

My warm felicitations to all associated with the annual conference.

I hope that the occasion of the 121st Annual Conference would turn out as yet another memorable and joyous occasion for the participants, who I hope would come up with inspiring thoughts and perceptions that would take the activities of the association to greater heights.

My prayers and best wishes.

OOMMEN CHANDY

OFFICE : SECRETARIAT, THIRUVANANTHAPURAM-695 001
PHONE-OFFICE : 2333610, 2333812, 2333197, 2332148, 2333214, 2332682, 2332184
FAX : (0471) 2333489 RESI : (0471) 2345600, 2342602 & (0481) 2351135

پیغام
عزت مآب محترمہ مارگرٹ الوا
گورنر راجستھان

राज्यपाल सचिवालय
GOVERNOR'S SECRETARIAT
राजभवन, जयपुर
RAJ BHAWAN, JAIPUR

संदेश

राजस्थान की महामहिम राज्यपाल **श्रीमती मार्ग्रेट आल्वा** को यह जानकर प्रसन्नता हुई है कि अहमदिया मुस्लिम जमाअत का 121 वां सालाना जलसा 29 से 31 दिसम्बर तक गुरदासपुर, पंजाब में आयोजित किया जा रहा है।

महामहिम राज्यपाल महादेया समारोह की सफलता के लिए शुभकामनाएं देती हैं।

(डॉ. लोकेश चन्द्र शर्मा)
राज्यपाल के सहा. जनसम्पर्क अधिकारी

راجستھان کی عزت معاب گورنر محترمہ مارگریٹ آلوا کو یہ جان کر بہت مسرت ہوئی ہے کہ احمدیہ جماعت کا ۱۲۱ واں سالانہ جلسہ ۲۹ سے ۳۱ دسمبر تک گورداسپور پنجاب میں منعقد ہو رہا ہے۔

عزت مآب گورنر صاحبہ پروگرام کی کامیابی کیلئے اپنی نیک خیالات کا اظہار کرتی ہیں۔

ڈاکٹر لوکیش چندر
معاون برائے گورنر تعلقات عامہ

پیغام
عزت مآب اشوک گھلوت صاحب
وزیر اعلیٰ راجستھان

मुख्य मंत्री
राजस्थान

पैग़ाम

मुझे यह जानकर बेहद खुशी है कि अहमदिया मुस्लिम जमाअत, गुरूदासपुर (पंजाब) के 121 वें सालाना जलसे का 29 से 31 दिसम्बर, 2012 तक सर्वधर्म सम्मेलन के रूप में आयोजन किया जा रहा है।

इंसानी मोहब्बत और सभी मजहबों में यकजहती बढ़ाने की मंशा से ऐसे जलसों की अपनी अहमियत है। इससे खुदाई खिदमत के साथ आपसी भाईचारा, गरीबों से हमदर्दी, अच्छी तालीम को बढ़ावा देने और नेक उसूलों पर चलने का पैगाम अवाम तक पहुंचता है। यह खुशी की बात है कि इस जलसे में हिन्दुस्तान के साथ–साथ दूसरे मुल्कों से भी समाज के विभिन्न तबकों के मौअज्ज़िज़ और बुद्धिजीवी हजरात शामिल हो रहे हैं।

मुझे उम्मीद है कि यह जलसा मुल्क की अवाम में इंसानियत, कौमी–इत्तेहाद, सुलह पसन्दी, अमन चैन और इसकी बेहबूदी की राह दिखाने वाला होगा।

इस मुबारक मौके पर मुझे याद किया। इसके लिये तहेदिल से शुक्रगुजार हूं। मैं इस जलसे की कामयाबी के लिए दुआ करता हूं।

नेक ख्वाहिशात के साथ।

(अशोक गहलोत)

مجھے یہ جان کر بیحد خوشی ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت گورداسپور پنجاب کے ۱۲۱ ویں سالانہ جلسہ کا ۲۹ سے ۳۱ دسمبر ۲۰۱۲ تک جلسہ پیشوایان مذاہب کے طور پر انعقاد کیا جا رہا ہے۔

انسانی محبت اور سبھی مذہبوں میں یک جہتی بڑھانے کی منشا سے ایسے جلسوں کی اپنی اہمیت ہے۔ اس سے خدائی خدمت کے ساتھ آپسی بھائی چارہ، غریبوں سے ہمدردی اچھی تعلیم کو بڑھاوا دینے اور نیک اصولوں پر چلنے کا پیغام عوام تک پہنچتا ہے۔ یہ خوشی ومسرت کی بات ہے کہ اس جلسہ میں ہندوستان کے ساتھ ساتھ دوسرے ملکوں سے بھی معاشرہ کے مختلف طبقوں کے معزز دانشور حضرات شامل ہو رہے ہیں۔

مجھے اُمید ہے کہ یہ جلسہ ملک کی عوام میں انسانیت، قومی اتحاد، صلح پسندی، امن چین اور اس کی بہبودی کی راہ دکھانے والا ہوگا۔ اس مبارک موقع پر مجھے یاد کیا اس کے لئے تہہ دل سے شکرگزار ہوں۔ میں اس جلسہ کی کامیابی کیلئے دُعا کرتا ہوں۔

نیک تمناؤں کے ساتھ
اشوک گھلوت

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمارے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔